Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵۱ | مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۳ر اکتوبر نمازِ جمعہ پڑھانے کے بعد آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ایک اہم اجلاس میں شمولیت کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ مولوی عبد المغنی صاحب۔ شیخ یوسف علی صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب حضور کی معیت میں ہیں۔ مقامی جماعت کا امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا:۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے صحتیاب ہو کر اپنے فرائضِ منصبی کی ادائیگی شروع کر دی ہے:۔

۲۳ر اکتوبر۔ مولوی محمد سلیم صاحب سلانوالی۔ ضلع سرگودہا جہاں مناظرہ کا امکان ہے۔ بھیجے گئے:۔

مسلمانانِ جموں و کشمیر کا ریاست سے ضروری مطالبہ

تحقیقاتی کمیشن کے ارکان حکومتِ ہند سے طلب کئے جائیں

سری نگر ۲۳ر اکتوبر۔ جناب ایس ایم عبداللہ۔ گوہر الرحمٰن۔ عبد المجید۔ غلام عباس اور یعقوب علی صاحبان نمائندگان مسلمانانِ کشمیر برقی پیغام کے ذریعہ سے مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ریاست کی طرف سے جدید دلال کمیشن کا تقرر ہوا ہے۔ گزشتہ دلال کمیشن پر مسلمانانِ کشمیر کو کوئی اعتماد نہ تھا۔ اور انہوں نے اس کا فی الحقیقت مقاطعہ کر رکھا تھا۔ چنانچہ ان کا خوف مذکورہ کمیشن کی رپورٹ پر حق بجانب ثابت ہوا تھا۔ مسلمانانِ کشمیر نے درخواست کی ہے۔ کہ تمام فسادات کے دوران میں سرکاری افسروں کے رویہ کی ایک آزادانہ کمیشن تحقیقات کرے۔ اور اس کمیشن کے ارکان حکومت ہند سے طلب کئے جائیں۔ جیسا کہ ریاست حیدر آباد نے سکھوں کے تنازعہ پر کیا تھا۔ ورنہ انصاف نہ ہو سکے گا:۔

مسلمانانِ کشمیر کو جلد ابتدائی حقوق دیدیئے جائیں گے

جناب مولوی عبد المغنی صاحب قائم مقام سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے اخبارات کو اطلاع دی ہے۔ کہ نہایت معتبر ذرائع سے سری نگر سے اطلاع ملی ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب کشمیر ۱۰-۱۱ دن کے اندر اندر مسلمانوں کے لئے بعض نہایت اہم ابتدائی انسانی حقوق کی منظوری کا اعلان کر دیں گے اور باقی حقوق کی نسبت ایک تحقیقاتی کمیشن بٹھا دیا جائے گا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرینگر میں مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ

مسلمان لیڈروں کی اہم امور پر تقریریں

سری نگر ۲۴ اکتوبر۔ میاں محمد یوسف صاحب ممبر جنرل کونسل مسلم نمائندگان سرینگر کشمیر سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں :۔

۲۳ اکتوبر جمعہ کے روز کشمیر کے مسلمانوں کا ایک عام جلسہ محلہ خانقاہی میں زیر صدارت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی ممبر آل انڈیا کشمیر کمیٹی منعقد ہوا۔ مولانا مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان دہلی۔ مولانا میر کرشاہ صاحب اور مسلمانان کشمیر کے لیڈر شیخ محمد عبداللہ صاحب نے تقریریں کیں ۔ صاحب صدر نے ان خوفناک واقعات کا ذکر کیا جن کے نتائج اور اثرات وہ خود اپنی آنکھوں سے اسلام آباد اور شوپیاں میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اور کہا کہ حکومت کی طرف سے ابھی تک تبدیلی دل کا کوئی ثبوت نہیں دیا گیا۔ جو افسر وحشیانہ مظالم کے ذمہ دار ہیں۔ ان کو تا حال معطل چھوڑ تبدیل بھی نہیں کیا گیا ۔

اتفاق رائے سے پاس کیا گیا۔ کہ دلال کمیشن کی رپورٹ جو ابھی شائع ہوئی ہے۔ وہ بالکل غیر تسلی بخش ہے۔ نیز یہ بھی متفقہ طور سے پاس کیا گیا۔ کہ حکومت کو چاہیئے۔ کہ ہندوؤں کو اسلامی قبرستان کھودنے سے فی الفور روک دے۔ تا فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا نہ ہو ۔

جمعہ کے روز مسلمانان اسلام آباد کا بھی ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر مسلم نمائندگان پر کامل اعتماد کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ ۱۹ اکتوبر پیش کردہ مطالبات کی پوری طرح تائید کی گئی۔ نیز اس بات پر خاص زور دیا گیا۔ کہ مسلمانوں کو دلال کمیشن پر قطعاً کوئی اعتماد نہیں۔ اور جموں و کشمیر کے نمائندگان سے کمیشنوں وغیرہ کے تقرر میں مشورہ لیا جائے ۔

مسلمانان کشمیر کیلئے پانچ لاکھ روپیہ کی ضرورت

کشمیر جہاں مسلمانوں کا خون ارزاں اور ان کا مذہب بے قیمت ہے۔ کیا اس کے لئے آپ نے کچھ کیا ہے ؟ آپ کا اور آپ کے دوستوں کا ہزاروں روپیہ یا ایک پیسہ۔ اس وقت بڑی قیمت رکھتا ہے۔ اور اس مسئلہ کو حل کرانے میں مدد دے سکتا ہے۔ بس آج ہی اپنا اور اپنے دوستوں کا چندہ مسلم بنک آف انڈیا لاہور کے نام آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے حساب میں ارسال کر دیں تا بعد میں پچھتانا نہ پڑے ۔

(سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی)

بنگال کے احمدیوں کی سالانہ کانفرنس

اہم اور ضروری قراردادیں

برہمن بڑیہ ۲۳ اکتوبر۔ عبدالمالک صاحب خادم بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ :۔

۲۲ - ۲۳ اکتوبر کو بنگال کے احمدیوں کی پندرھویں سالانہ کانفرنس برہمن بڑیہ میں منعقد ہوئی۔ بنگال کے مختلف حصص کے ڈیلیگیٹوں کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔ مولوی غلام احمد صاحب احمدی مجاہد بھی موجود تھے۔ آئندہ پانچ سال کے لئے کام کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ جس میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے پسماندہ طبقہ میں تبلیغ و تعلیم مستورات کی تعلیمی ترقی اور جماعت کی جسمانی و اقتصادی اصلاح کا کام بھی شامل ہے۔ کانفرنس کے اختتام پر مولوی [illegible] الدین صاحب بی۔ ایل پلیڈر رنگپورہ کے زیر صدارت بنگال احمدیہ لیگ کا اجلاس ہوا۔ اور کئی ایک ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ جن میں مسلم کانفرنس منعقدہ جنوری ۱۹۲۹ء کی قراردادوں کی تائید کی گئی۔ گول میز کانفرنس کے نمائندگان سے درخواست کی گئی۔ کہ تمام اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے بغیر کوئی سمجھوتہ نہ کریں۔ حکومت کشمیر کی طرف سے مسلمانوں کے ساتھ سختی کی پرزور مذمت کی گئی۔ اور ستم زدہ بھائیوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی کا اظہار کیا گیا ۔ احمدی مستورات کی کانفرنس کل منعقد ہوگی ۔

الفضل کے خاتم النبیین نمبر کیلئے ضروری اعلان

جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت ہر سال ایک مقررہ دن نہ صرف تمام ہندوستان میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی جلسے منعقد کر کے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر لیکچر دئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اس مبارک موقعہ پر حضور ہی کے ارشاد سے الفضل کا ایک خاص پرچہ خاتم النبیین نمبر کے نام سے شائع کیا جاتا ہے جس کے تمام کے تمام مضامین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف و توصیف پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اب کے بھی یہ پرچہ عنقریب شائع ہونے والا ہے جس سے ۸ نومبر کے جلسوں میں لیکچر دینے کے لئے تیاری میں بہت کچھ مدد مل سکیگی۔ ہر جگہ کی احمدی جماعتوں کو چاہیئے کہ اس پرچہ کی اشاعت کے لئے پوری سرگرمی سے کام لیں۔ اور بہت جلد مینجر صاحب الفضل کو اطلاع دیں کہ وہ کتنے پرچے اپنے ہاں فروخت کر سکیں گے۔ خاص کر تبلیغی سکرٹری صاحبان کو فوری توجہ کرنی چاہیئے اور اپنے حلقہ میں اس پرچہ کی خوب اشاعت کرنی چاہیئے ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تبلیغی ٹریکٹوں کی ضرورت

احمدی جماعتوں سے خواہ وہ ہندوستان کی ہوں یا بیرون ہند کی عرض کی جاتی ہے کہ اگر کسی انجمن نے کوئی تبلیغی اشتہار چھپوائے ہوں تو براہ مہربانی ہماری انجمن کے نام ارسال فرمائیں۔ کیونکہ ہمیں تبلیغ کے لئے ایسے اشتہاروں کی ضرورت ہے ۔

نیازمند

چوہدری محمد عبدالحق احمدی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھوٹل ودالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع امرتسر

سیرت النبی کے لیکچروں کے متعلق نوٹ

جلسہ سیرت النبوی کے لئے جو نوٹ اس دفعہ تیار کئے گئے ہیں۔ وہ درحقیقت مستقل تقریریں ہیں۔ جو عمدگی سے تیار کی گئی ہیں اور ۳۶ صفحات پر مشتمل ہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے بغیر کسی نفع کے اصل لاگت یعنی نو پیسے فی کاپی پر دئے جائیں گے۔ اس وقت تک ایک ہزار کی تعداد میں چھاپے گئے ہیں۔ انکی مدد سے تقریر کرنیوالے نہایت آسانی سے تقریریں کر سکیں گے۔ سکرٹریان اپنے اپنے علاقہ کے لئے جسقدر ضرورت ہو اس سے نظارت کو فوراً اطلاع دیں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے ۔

اخبار "ملاپ" کو نوٹس

۳ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے اخبار "ملاپ" میں ایک مضمون میرے متعلق چھپا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔ اخبار "ملاپ" کے سرینگر میں ایسے ہی نامہ نگار موجود ہیں۔ جو بالکل لغو اور بے بنیاد اطلاعیں اخبار مذکور کو دیتے رہے ہیں۔ میں نے اخبار مذکور کو نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ مجھے اس شخص کے نام اور پتہ سے مطلع کرے۔ تا کہ میں اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کر سکوں ۔

خاکسار :۔ شہاب الدین سابق میونسپل کمشنر سری نگر

298

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفضل

نمبر ۵۱ | قادیان دارالامان ۔ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

مسلمانانِ کشمیر کے مطالبات اور ہندو اخبارات

پرامن فضا کی ضرورت

اس وقت جبکہ مسلمانانِ جموں وکشمیر کے نمائندے اپنے مطالبات مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ اور مہاراجہ صاحب بہادر نے مسلمانوں کی حق رسی اور ملک میں قیام امن کے خیال سے ان پر غور کر کے جلد سے جلد نتیجہ کا اعلان کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ضروری ہے۔ کہ فضا نہائت پرامن رہے۔ اور کوئی ایسی بات نہ کیجائے۔ جو حکومت کے لئے وجہ تشویش ہو۔ اور اس کے سکون خاطر کو پراگندہ کرنے کے علاوہ رعایا میں بھی فتنہ و فساد بے چینی اور بے اطمینانی پیدا کرے۔

ہندو اخبارات کی فتنہ پردازی

لیکن نہائت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ریاست کے ہندو اور بیرونی ریاست کے ہندو اخبارات اس نازک ترین مرحلہ پر بھی فتنہ پردازی سے کام لے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کے مطالبات کی ایسے رنگ میں مخالفت کر رہے ہیں۔ کہ گویا مہاراجہ صاحب بہادر سے بھی زیادہ وہ انکی حکومت اور سلطنت کے خیر خواہ ہیں۔

مسلمانانِ کشمیر کی وفاداری

مسلمان نمائندوں نے تباہ حال اور فلاکت زدہ مسلمانوں کی طرف سے مطالبات پیش کرتے ہوئے موجودہ نازک اور تکلیف دہ حالات میں حکومت اور خاصکر مہاراجہ صاحب بہادر سے جس وفاداری اور اخلاص مندی کا اظہار کیا ہے اسکا مہاراجہ بہادر پر بھی خاص اثر ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی لیکچر میں کہا:۔

"میں اس سے نہایت ہی خوش ہوں۔ کہ سالگرہ کے موقع پر میں نے عام معافی دینے کے متعلق جو اعلان کیا تھا۔ اس پر نہایت وفاداری کے ساتھ عمل کرتے ہوئے حالات کو اعتدال پر قائم رکھنے کی خواہش کا احترام کیا گیا۔ اس کے علاوہ آپ نے میری مسلم رعایا کیطرف سے میری ذات و تاج کے ساتھ جس وفاداری کا اظہار کیا ہے۔ اس نے مجھے بہت ہی متاثر کیا۔ اور یہ میری دلی خواہش ہوگی۔ کہ زنجیر کی ان کڑیوں پر جو راعی اور رعایا کے درمیان سلسلہ قائم رکھنے کی مترادف ہیں۔ ان پر کسی قسم کا اثر پڑے"۔

تباہ کن ہمدردی

لیکن ہندو اخبارات کو اس میموریل میں بھی جس پر خود والئے ریاست نے مندرجہ بالا اعلان میں اپنی مسلمان رعایا کی وفاداری کا اعتراف کیا ہے۔ "بغاوت نظر آ رہی ہے۔ اور وہ "مہاراجہ کشمیر کا تخت خطرہ میں" (ملاپ ۱۲ر اکتوبر) "ریاست کشمیر میں مسلم حکومت کرنے والے مطالبات" (پرتاپ ۱۲ر اکتوبر) کے سے جلی عنوان دے کر اپنی جھوٹی اور تباہ کن ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔ "پرتاپ" (۲۳ر اکتوبر) نے تو یہاں تک لکھدیا ہے۔ کہ:۔

"مسلمانوں کے مطالبات کو پڑھ کر یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ ایک فاتح مفتوح کے سامنے صلح کی شرائط پیش کر رہا ہے۔ ان میں اگر کسر ہے۔ تو یہ کہ مہاراجہ بہادر سے یہ نہیں کہہ دیا گیا۔ کہ آپ تشریف لے جائیں۔ ہم اپنے ملک کا انتظام کر لیں گے۔ اگر خود نہ کر سکیں گے۔ تو پنجاب سے مسلمانوں کو بلالیں گے۔" اور اس کے خیال میں کشمیر کے مسلمان خود مہاراجہ صاحب کو جواب دے رہے ہیں"۔

ہر شخص جو مسلمانانِ کشمیر کی موجودہ حالت سے تھوڑی بہت واقفیت رکھتا ہے۔ اور جس نے ان کے وہ مطالبات دیکھے ہیں۔ جو انہوں نے مہاراجہ بہادر کی خدمت میں پیش کئے۔ وہ معلوم کر سکتا ہے۔ کہ ہندو اخبارات کس درجہ متعصب اور کیسے دروغگو واقع ہوئے ہیں۔ تمام کے تمام مطالبات آئینی اور مبنی برا ستحقاق ہیں۔ اور انہیں پیش کرتے ہوئے حکومت اور والئے ریاست کی شان اور اس کے متعلق آداب کو پورے طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود مہاراجہ بہادر کے وہم میں بھی وہ باتیں نہیں گزریں۔ جو ہندو اخبارات اور متعصب ہندو بڑے وثوق اور یقین کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔

ہندوؤں کی فتنہ انگیزی کی وجہ

ان حالات میں کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندو اور ہندو اخبارات یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو مسلمانوں کو بالکل ابتدائی حقوق بھی حاصل نہ کرنے دیں۔ اور انہیں اسی ذلت و رسوائی کے گڑھے میں ڈالے رکھیں۔ جس میں وہ اس وقت تک پڑے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے آپکو ریاست کے بہت بڑے خیر خواہ اور ہمدرد ظاہر کر رہے ہیں لیکن درحقیقت سخت نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ اور اس بات کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ کہ کیوں ریاست نے غیر ریاستی ہندوؤں کو ریاست کے غریب اور سادہ لوح باشندوں کی جائدادوں اور املاک پر قبضہ جمانے سے روک رکھا ہے۔ چنانچہ "پرتاپ" (۳ر اکتوبر) نے تو صاف طور پر یہ کہہ بھی دیا ہے۔ کہ:۔

"کردنی خویش آمدنی پیش کا مقولہ مہاراجہ صاحب کشمیر کی حالت میں حرف بحرف درست ہو رہا ہے۔ ان کے عہد کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے جموں۔ ڈوگروں کیلئے۔ اور کشمیر۔ کشمیریوں کے لئے کے جذبات پیدا کئے۔ جو لوگ پنجاب سے ریاست میں ملازم تھے۔ انہیں ایک ایک کر کے نکال دیا۔ غیر کشمیریوں کے لئے کشمیر کا قیام خاص شرائط کے ماتحت ہو گیا۔ جب کشمیر کشمیریوں کے لئے کا نعرہ بلند ہوا۔ تو کشمیری پنڈت بھی اس میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے پنجابی ہندوؤں کو غیر سمجھا۔ اور کشمیر کے مسلمانوں کو بھائی۔ آج وہی بھائی انہیں کشمیر سے نکالنے کی سبیل کر رہے ہیں۔ اگر وہ رہیں گے بھی تو ان کے غلام بن کر"۔

ہندوؤں کی غرض

یہ ہے وہ کسک۔ جس کی وجہ سے پنجاب کے ہندو اور ہندو اخبارات ہمدردی اور خیر خواہی کے پردے میں ریاست کے لئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ اس سے غرض انکی یہ ہے کہ وہ ریاست پر یہ ظاہر کر کے کہ مسلمان اس کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہیں۔ اس کے تخت کے لئے سخت خطرہ ہے مسلمان ریاست میں اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ریاست میں اپنے داخلہ کے لئے رستہ صاف کریں۔ اور پھر ریاست کو لوٹنے کا انہیں موقعہ ملجائے۔

دو صورتیں

لیکن اب پنجاب کے ہندوؤں کو اس کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ مسلمانوں کو اپنے حقوق سے محروم نہیں رکھا جا سکتا۔ اور اگر ریاست نے دور اندیشی اور تدبر سے کام لیا۔ تو وہ جلد سے جلد مسلمانوں کے مطالبات پورے کر دیگی۔ اس کے بعد کشمیر میں ایک خوشگوار دور کی ابتدا ہو گی۔ راعی اور رعایا کے تعلقات استوار ہو جائیں گے۔ رعایا اپنے ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے سرگرم عمل ہو جائیگی اور حکومت کی امداد اس کی پشت پر ہو گی۔

لیکن اگر مسلمانوں کے مطالبات کو کھٹائی میں ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ اور اس میں ہندوؤں کی مخالفانہ سرگرمیوں کا بھی دخل ہوا۔ تو پھر وہی کچھ بلکہ ممکن ہے۔ اس سے بھی زیادہ ہو۔ جو گزشتہ چند ماہ میں ہو چکا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ریاست کے لئے یہ فائدہ اور نفع کی صورت نہیں۔ بلکہ پہلی صورت ہی اس کے لئے مفید ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاست حیدر آباد میں نفاذ اصلاحات

اگرچہ بیرونی ہندو اپنے تعصب کیوجہ سے ہندوستان کی سب سے بڑی اور عظیم الشان اسلامی ریاست حیدر آباد کے متعلق مخالفانہ پراپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حیدر آباد کی رعایا کو جسقدر حقوق اور آسانیاں میسر ہیں۔ اتنی ہندوستان کی کسی ریاست کے باشندوں کو حاصل نہیں۔ والئے ریاست کے بعد دوسرا درجہ وزیر اعظم کو حاصل ہوتا ہے۔ اور حیدر آباد میں وزیر اعظم کا منصب ایک ہندو کے سپرد ہے۔ اسی طرح اور بڑے بڑے عہدوں پر ہندو مقرر ہیں۔ انہیں بڑی بڑی جاگیریں ملی ہوئی ہیں۔ ان کے مذہبی مقامات کے لئے حکومت کی طرف سے بڑی بڑی آمدنیاں مقرر ہیں۔ غرض ریاست حیدر آباد کی ہندو رعایا پر مسلمان حکمران کی طرف سے اسقدر عنایات ہیں۔ کہ جن کا عشر عشیر بھی کسی ہندو والئے ریاست کی مسلمان رعایا کو حاصل نہیں۔

پھر اسی پر بس نہیں۔ بلکہ زمانہ کی ترقی اور رعایا کی بیداری کے ساتھ ساتھ اسے خود بخود مزید مراعات دینے کے انتظامات کئے جارہے ہیں۔ چنانچہ تازہ خبر ہے کہ:۔

"قلمرو آصفیہ میں برطانوی ہند کی طرح اصلاحات جاری ہونے والی ہیں۔ وہاں بھی باقاعدہ اسمبلی اور کونسلیں ہوں گی۔ اور رعایا کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کا موقعہ دیا جائیگا۔ ان امور کے متعلق اعلیٰ حضرت حضور نظام وائسرائے ہند سے مشورہ کرنے دہلی جارہے ہیں"۔

یہ ہے ایک مسلمان والئے حکومت کی بیدار مغزی اور رعایا پروری کی تازہ مثال۔ وہ ہندو ریاستیں جو اپنی مسلمان رعایا کی چیخ و پکار پر بھی اس کے حقوق کی طرف متوجہ نہیں ہوتیں انہیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر انصاری کا استعفیٰ

لنڈن میں مسلمانوں کے مطالبات پر گفتگو کرتے ہوئے گاندھی جی جس بے تابی سے ڈاکٹر انصاری صاحب کو یاد کرتے رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ گاندھی جی کے نزدیک ڈاکٹر صاحب کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اور وہ انکی ہر بات کو بڑی قدر و قیمت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور تمام مسلمانوں کی نسبت کانگریس کو ان پر بہت زیادہ اعتماد ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے لئے گاندھی جی کی بے تابی محض اس لئے تھی۔ کہ وہ ان کی آڑ میں مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات کو نظر انداز کرنا چاہتے اور اس کی ساری ذمہ واری ڈاکٹر صاحب پر ڈالنا چاہتے تھے۔ ورنہ باوجود اس ہم آہنگی کے جو ڈاکٹر صاحب کو اس وقت تک کانگریس کے ساتھ ہے۔ ان کا وجود بھی کانگریسیوں کے لئے ایسا ہی نامرغوب ہے۔ جیسا دوسرے مسلمانوں کا۔ چنانچہ تازہ خبر ہے۔ کہ پراونشل کانگریس کمیٹی دہلی کے ہندو ارکان نے ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہانتک مجبور کر دیا۔ کہ ان کے لئے صدارت سے استعفیٰ دینے کے سوا چارہ نہ رہا۔ اور کانگریسیوں نے جھٹ ان کا استعفیٰ منظور کر کے پنڈت پیارے لال شرما کو انکی جگہ منتخب کرلیا۔

جب ایک پراونشل کانگریس کمیٹی میں ڈاکٹر صاحب کی یہ قدر و قیمت ہے۔ تو آل انڈیا کانگریس میں انہیں جس نظر سے دیکھا جا سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ اس سلوک کے بعد ڈاکٹر صاحب سے یہ توقع کیجارہی ہے۔ کہ

"وہ مسلم قوم پرست پارٹی کو زیادہ مضبوط بنانے کے لئے ملک کا دورہ کریں۔ اور اسوقت تک دم نہ لیں۔ جبتک مسلم فرقہ پرستوں کا زور کم نہ کردیں"۔ (ملاپ ۲۴؍اکتوبر)

کاش! ڈاکٹر صاحب اب بھی جمہور مسلمانانِ ہند کی روش پر کاربند ہوں۔ اور ہندوؤں کو اپنے ساتھ مزید ہتک آمیز سلوک کرنے کا موقعہ نہ دیں۔

سید عطاء اللہ کی گرفتاری کے متعلق غلط بیانی

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو نقصان پہنچانے کے لئے دوسری غلط بیانیوں اور دروغ گوئیوں کے ساتھ اس غلط بیانی پر بھی بہت زور دیا جارہا ہے۔ کہ تحریک منگلپورہ کے دنوں میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی گرفتاری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایما سے عمل میں آئی تھی۔ چونکہ اس دروغ گوئی کو بڑی شہرت دی جارہی اور عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اسلئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ یہ بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس بارے میں فرمایا ہے۔ کہ میں اس امر کو خلاف شرافت سمجھتا ہوں۔ کہ جن اشخاص سے اختلاف ہو۔ انکے خلاف قید و بند کی سازشیں کی جائیں۔ امید ہے۔ کہ اس بیان کے بعد کسی کو اس بارے میں غلط فہمی نہ رہے گی۔

تحقیقاتی کمیشن کے متعلق مسلمانان کشمیر کی درخواست

مسلمانان جموں و کشمیر کے وہ نمائندے جنہوں نے مسلمانوں کی طرف سے مہاراجہ صاحب بہادر کے سامنے مطالبات پیش کئے ہیں۔ انہوں نے ہمیں ایک تار بھیجا ہے۔ جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔ اس میں دوسرے دلائل کمیشن کے متعلق جو حال ہی میں حکومت کشمیر نے مقرر کیا ہے۔ اپنی بے اطمینانی کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانان کشمیر کی اس درخواست کا ذکر کیا ہے۔ کہ تمام فسادات کے دوران میں سرکاری افسروں کے رویہ کی ایک آزادانہ کمیشن تحقیقات کرے۔ اور اس کمیشن کے ارکان حکومت ہند سے طلب کئے جائیں۔ جیسا کہ ریاست حیدر آباد نے سکھوں کے تنازعہ پر کیا تھا۔ ورنہ انصاف نہ ہوسکے گا۔

مسلمانانِ کشمیر نے اسی نوعیت کے پہلے کمیشن کا انہی وجوہات پر کلیۃً مقاطعہ کر دیا تھا۔ اور آخر اس کمیشن کی رپورٹ نے ثابت کر دیا۔ کہ مقاطعہ بالکل حق بجانب تھا۔ ان حالات میں کس طرح توقع کی جاسکتی ہے۔ کہ دوسرا کمیشن پہلے ہی صدر کے ماتحت مسلمانوں کے لئے اطمینان کا باعث ہوسکے گا؟ جب مہاراجہ صاحب دوسرے امور کے لئے گورنمنٹ ہند سے درخواست کر کے اعلیٰ افسر حاصل کر رہے ہیں۔ تو یہ بات خود بخود واضح ہوجاتی ہے۔ کہ انہیں کوئی کام حکومت ہند کے افسروں کے سپرد کرنے میں لیت و لعل نہیں اور جب مسلمان یہ درخواست کر رہے ہیں۔ کہ فسادات کے دوران میں سرکاری افسروں کے رویہ کی تحقیقات کے لئے بھی گورنمنٹ ہند سے ارکانِ وفد طلب کئے جائیں۔ تو اسے فوراً منظور کرلینا چاہیئے۔ آگے مسلمانوں کی قسمت ہے کہ ان کے لحاظ سے ایسا وفد کامیاب ہوتا ہے۔ یا نہیں۔ لیکن مہاراجہ بہادر کی طرف سے وہ مطمئن ہوجائیں گے۔ اور ان کی رعایا نوازی کا اعتراف کرلیں گے۔

ہمارے نزدیک مسلمانوں کی یہ معمولی سی درخواست منظور کر کے مہاراجہ بہادر راجہ اور رعایا کے آئندہ تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے بہت مضبوط بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ جس سے انہیں دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

"ملاپ" کی عقل کا دیوالہ نکل گیا

ہندو اخبارات شروع سے ہی مسلمانان کشمیر کو باغی، حکومت کو اُلٹنے والے۔ مہاراجہ بہادر کو گدی سے اتارنے والے وغیرہ وغیرہ قرار دیتے چلے آرہے ہیں اور جب واقعات کی رو سے اس کی تردید کیجاتی تو وہ اور زیادہ اس قسم کی بیہودہ سرائی پر اتر آتے۔ چنانچہ چند ہی دن ہوئے۔ "ملاپ" ۲۶؍ستمبر نے لکھا تھا:۔

"میں جب مسلم اخبارات میں یہ پڑھتا ہوں۔ کہ کشمیری مسلمان مہاراجہ کے وفادار ہیں۔ انہیں تخت سے اتارنا نہیں چاہتے حکومت پلٹنا نہیں چاہتے، صرف اپنے حقوق چاہتے ہیں۔ اس لئے پرامن مظاہرے کرتے ہیں۔ تو میں ان لوگوں کی نادانی پر ہنستا ہوں۔ کہ یہ یا تو ساری دنیا کو بیوقوف سمجھتے ہیں۔ یا اپنی عقل کا دیوالہ نکلنے کا اظہار کرتے ہیں"۔

لیکن اب جبکہ مہاراجہ بہادر مسلمانوں کی وفاداری کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے مطالبات پر غور کر رہے ہیں۔ ثابت ہوگیا۔ کہ مسلمان اخباروں پر ہنسنے والا خود ہنسنے کے قابل خرافات بکتا رہا۔ اور اپنی عقل کا دیوالہ نکالتا رہا۔

۲۹۹
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق مضمون

حفاظتِ اسلام کے متعلق جماعت احمدیہ کی خدمات

از جناب سید تاج حسین صاحب - بی - اے - بی - ٹی - منشی فاضل ہیڈ ماسٹر رسالار والہ

ایک راہنما کی ضرورت

یہ بالکل صحیح اور مسلمہ امر ہے۔ کہ اگر آج احمدیت کے علمبردار دنیائے اسلام میں موجود نہ ہوتے۔ تو اسلام حقیقی معنوں میں بالکل مٹ چکا ہوتا۔ وہ تصور اور اسلام کی تصویر جو یورپ کے ملحدین اور مادہ پرست فلاسفروں کے دلوں میں نام نہاد مسلمانوں کے عملی نمونہ اور قصہ کہانیوں نے جاگزین کر دی تھی۔ وہ ہرگز محو نہ ہوتی۔ اگر جماعت احمدیہ منظم پیش قدمی نہ کرتی۔ اور ان مصائب کا جرأت سے مقابلہ نہ کرتی۔ جو آج تمام اسلامی دنیا پر مسلط ہیں۔ مقام غور ہے وہ لوگ دوسروں کی کیا رہبری کر سکتے ہیں۔ جو خود تاریکی و ظلمت کے بحر عمیق میں پڑے ہوئے ہوں۔ مسلمانوں کی صحیح تصویر ان کے اپنے جرائد ہی سے قارئین کرام کے پیش کرتا ہوں۔ اور پھر نہایت دردمندانہ دل سے اپیل کروں گا۔ کہ برائے خدا ایک شخص کی قیادت کا خیال دل میں لئے ہوئے منظم ہو کر اپنے نصب العین کی تلاش کریں۔ ایک سیاسی راہنما کو لے لیجئے۔ گاندھی جی ایسا ہر دلعزیز انسان ہندوؤں میں کہیں ڈھونڈے بھی نہیں ملیگا۔ اور باوجود اپنی کئی خامیوں کے وہ تا حال مختلف الخیال ہندوؤں کی راہنمائی کا دم بھر رہا ہے۔ چہ جائیکہ ایک ایسا انسان جو محض محمد رسول اللہ کی خاطر اپنے راحت و آرام کو خیرباد کہہ کر اپنی جماعت کی تنظیم کے علاوہ اب عام مسلمانوں کی بہتری و بہبودی کیلئے بھی ویسی ہی جانفشانی اور تن دہی سے کام کر رہا ہو۔ جیسا کہ وہ اپنی جماعت کے لئے کرتا ہے۔ احمدیت کے بعض اصول سے متفق نہ ہونے کے باوجود میں اس تنظیمی جماعت کے اعمال و اقوال کا دل و جان سے معترف ہوں۔

علیحدہ جماعت بنانے کی وجہ

کاش انہوں نے ایک علیحدہ فرقہ کی بنیاد ڈالکر الگ جماعت پیدا نہ کی ہوتی۔ مگر شاید انہوں نے کوڑا کرکٹ کی تنظیم پر وقت صرف کرنا محض شغل بے سود سمجھا ہو۔ اس لئے مخلصین و دردمندان اسلام کی ایک الگ جماعت کی بنیاد ڈالکر اس میں حقیقی اسلامی روح پھونکدی جو عام مسلمانوں کی مختلف جماعتوں کے مقابلہ میں بہرحال اور بہمہ وجوہ فوقیت لئے ہوئے ہے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ عام مسلمانوں میں زیادہ لوگ ریاکاری کو جلب منفعت کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ اور تلاوت قرآن مجید کے بجائے ناگفتہ بہ افعال کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور باوجود فحش کاریوں کے مسلمانوں کے لیڈر بنے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں اگر قوم کی کشتی غرق نہ ہو۔ تو کیا ہو۔

عام مسلمانوں کی حالت

میں مبالغہ سے کام نہیں لے رہا۔ غلو میرے پیش نظر نہیں۔ ان حالات نے مجھے مسلمانوں سے متنفر کر دیا ہے۔ اور بعض اوقات میں اسلام کو بھی دیگر ادیان کی طرح الہامی مذہب ماننے سے احتراز کرنے لگ جاتا ہوں۔ مگر جب جماعت احمدیہ کے کسی فرد سے ہمنشینی یا سلسلہ گفت و شنید کا موقع ملتا ہے۔ تو میرا خیال فوراً تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور میں یہ ماننے پر مجبور ہو جاتا ہوں۔ کہ حقیقی اسلام صرف احمدیوں کے پاس ہے۔ اور باقی لوگ محروم کر دیئے گئے ہیں شاید اسی لئے۔ کہ انہوں نے جائز فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنا نور جو بذریعہ محمد رسول اللہ اس ناشکرگزار انسان کو عطا کیا تھا۔ اس کی انہوں نے ناقدری کی۔ لہٰذا ان سے واپس لے لیا گیا۔ اور پھر اسے میرزا غلام احمد قادیانی پر نازل کر دیا۔ وہی اس نور کے اہل نظر آئے۔ اور ہے بھی ایسا ہی۔ احمدی اپنے اقوال و افعال و اعمال سے محمد رسول اللہ کے جانشینوں میں سے نظر آ رہے ہیں۔ جس اسلام سے تمام مسلمان بیزار ہیں۔ وہ اس پر مستحکم طور پر قائم ہیں۔ اور جس اسلام پر مذاہب باطلہ آئے دن حملہ آور ہیں۔ وہ جاہل ملاؤں نے اپنے حصہ میں کر لیا ہے۔ اس میں ذرا بھر عقل کا دخل کفر کا موجب قرار دے دیتے ہیں۔ مسلمانوں کی عام حالت کا فوٹو ان کا خود کھینچا ہوا ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ کس قعر مذلت میں سرگرداں و حیراں ہیں۔ کیا ایسی حالت میں ان کو اب ایسے رہنما کی ضرورت نہیں۔ جو ان کی کشتی کو منجدھار سے نکالے۔

میں ایک غیر جانبدار کی حیثیت میں تمام مختلف الخیال لوگوں کا مسلک بیان کروں گا۔ جسے آپ پسند کریں۔ انکی قیادت میں قدمزن ہو جائیں نہ صرف یہی۔ بلکہ عام مسلمانوں کی حالت کا صحیح مرقع بھی پیش کرونگا جو قابل تقلید ہوں ان کی تقلید کریں۔ ہاں عقل سلیم سے ضرور کام لیں۔ اول عام مسلمانوں کی اپنی حالت انکے اپنے جرائد کے مختلف اوقات کی اشاعتوں سے ملاحظہ فرمائیں۔

رسالہ صوفی کی شہادت

رسالہ صوفی بابت جولائی ۱۹۲۵ء لکھتا ہے:۔

اے خدائے دو جہاں مسلم کو پھر مسلم بنا ٭ پھر یہ منوالے کہ مسلم کا کوئی ثانی نہیں
اپنی پامالی کا یا رب ہم کو خود ہی اعتراف ٭ ہم مسلماں ہیں مگر ہم میں مسلمانی نہیں

اخبار وکیل کی شہادت

اخبار وکیل ۳؍جنوری ۱۹۲۱ء لکھتا ہے "جب مسلمانوں میں مذہب سے اجنبیت اسقدر بڑھ گئی۔ اسلام سے وہ اس قدر دور ہو گئے۔ اور فسق و فجور اور حساسی کی حد کو پہنچ گئے۔ تو قہر الٰہی کو جوش آیا۔ ان پر بلیات اور مصیبتیں نازل کیں۔ جو ہجرت نبوی کے بعد سے کبھی دنیائے اسلام پر نہیں آئی تھیں یہ سچ ہے۔ کہ ہمارا تنزل آج سے شروع نہیں ہوا۔ لیکن پہلے ابتدا تھی اب انتہا ہے۔ یہ بھی سچ ہے۔ کہ ہمارے نالہ و فریاد اور شور ماتم کی صدائیں مدت سے کرۂ ہوائی میں گونج رہی تھیں۔ لیکن پہلے مبالغہ تھا اب واقعہ ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ ایسی عالمگیر مصیبت مسلمانوں پر کبھی نہیں آئی۔ اس زمانہ میں یہ حالت تھی۔ کہ اگر بغداد میں ہمارے اقبال کا آفتاب غروب ہوا۔ تو اندلس کے افق سے پھر نمودار ہو گیا۔ غرض مسلمانوں کے اقبال کی کشتی اگر ایک جگہ ڈوبتی تھی۔ تو دوسری جگہ اچھلتی تھی۔ مگر اب تمام دنیائے اسلام میں دوسری مرتبہ طوفان آ رہا ہے۔ اور مشرق سے مغرب تک یکساں تاریکی اور اندھیرا پھیلا ہوا ہے"۔

وکیل ۱۵؍جنوری ۱۹۲۷ء لکھتا ہے۔ "اس امر کا شاید آج نہیں بلکہ آج سے بہت پہلے شروع ہو چکا ہے۔ مسلمانوں نے یہ انفرادی زندگی میں یہود اور نصاریٰ کی اتباع کی۔ اب اجتماعی زندگی میں کرنے لگے"۔

اخبار "وطن" کی شہادت

اخبار وطن ۱۳؍جون ۱۹۳۰ء لکھتا ہے۔ "مسلمانوں کی موجودہ پستی اور تباہ حالی اور درماندگی کا سبب یہ ہے۔ کہ وہ مذہب میں روز بروز بیگانہ ہوتے جاتے ہیں۔ ان کے اعمال بے حد خراب ہو گئے ہیں۔ ان کے اخلاق پست ہیں۔ اور صحیح اسلامی تعلیم سے مطلقاً بے بہرہ ہیں"۔

اخبار "زمیندار" کی شہادت

زمیندار ۳؍ستمبر لکھتا ہے۔ "مسلمان غبار راہ کی بے حقیقت ذرات ہیں۔ ہوا کا ہر جھونکا انہیں جس طرف چاہتا ہے۔ لیجاتا ہے۔ نہ ان میں نظم ہے۔ نہ ترتیب نہ جادہ ہے۔ نہ قیام" وغیرہ وغیرہ

یہی اخبار اپنی ۱۰؍ستمبر ۱۹۲۵ء کی اشاعت میں مسلمانوں کو آنحضرت صلعم کی طرف سے مخاطب کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"تم کہلاتے تو میری امت ہو۔ مگر کام یہودیوں بت پرستوں کے کرتے ہو۔ تمہارا شیوہ وہی رہا ہے۔ جو عاد و ثمود کا تھا۔ کہ رب العلمین کو چھوڑ کر بعل۔ یغوث۔ نسر اور یعوق کی پرستش کر رہے ہو۔ تم میں اکثر ایسے ہیں۔ جو میری توہین کرتے ہیں"۔

مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ "تم نے اپنا کوئی محور نہیں قرار دیا۔ جس پر تم سبھوں کی گردش ہوتی۔ تم نے آج تک یہودیت کی راہ اختیار کی اور اسی پر چلے اور اسی لئے ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے عذاب میں مبتلا ہو گئے"۔ (زمیندار ۲۱؍جولائی ۱۹۲۱ء)

اخبار "البشیر" کی شہادت

البشیر اٹاوہ ۸؍دسمبر ۱۹۲۵ء لکھتا ہے۔ "پیغمبر آخرالزمان کے وقت عیسائیوں اور یہودیوں میں جو فرقہ بندی تھی۔ انکی تاریخ اٹھا کر پڑھو۔ اور پھر آج کل کے علمائے اسلام کا ان سے مقابلہ کرو۔ تو صاف طور پر ثابت ہو جائیگا۔ کہ آج بہت سے علمائے اسلام کی وہ حالت ہے۔ جو اس زمانہ کے علمائے یہود اور علمائے نصاریٰ کی"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الجمعیۃ کی شہادت

الجمعیۃ ۱۲ر اپریل لکھتا ہے۔ دفعتہً پردہ اٹھ گیا۔ دنیا کو صاف نظر آگیا۔ کہ امت مسلمہ اگر کسی مجتمع شیرازہ اور کسی بندھی ہوئی تسبیح کا نام ہے۔ تو آج صحیح معنوں میں امت مسلمہ ہی موجود نہیں۔ بلکہ منتشر اوراق ہیں چند بکھرے ہوئے دانے ہیں۔ چند بھٹکی ہوئی بھیڑیں ہیں جن کا نہ کوئی رکھوالا ہے۔ نہ نگہبان۔

اہلحدیث اپریل ۱۹۲۶ء لکھتا ہے۔ قرآن میں یہودیوں کی مذمت آئی ہے۔ کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں۔ کچھ نہیں مانتے۔ افسوس آج ہم اہلحدیثوں میں یہ عیب پایا جاتا ہے۔

اخبار ہمدم کی شہادت

ہمدم ۳ر مئی ۱۹۲۶ء لکھتا ہے۔ بے شک ہم فخریہ طور پر کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا مذہب مکمل ہے۔ مگر اس کی تعمیل سے ہم اس زمانہ میں کوئی فائدہ اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ جدھر نظر اٹھاؤ۔ کوئی نہ کوئی خرابی موجود ہے۔ تمدن۔ شرت۔ اخلاق۔ مذہب سب کا نظام بگڑا ہوا ہے"۔

اخبار حمایت اسلام کی شہادت

اخبار حمایت اسلام لاہور ۳ جون ۱۹۲۹ء نے بھی اسی قسم کا رونا رویا تھا۔ جسے علامہ اقبال کے اس شعر پر ختم کیا تھا ؎

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے ؎ مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

رسول کریمؐ کی پیشگوئیاں

الغرض کسی فرقہ کو دراز گوش و ہوش سے سنو۔ یہی صدا کانوں میں آئیگی۔ کہ اب کسی زندہ جماعت کی ضرورت ہے۔ جو صحیح معنوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا حقیقی اسلام پیش کر سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں مسلمان بالکل یہود اور نصاریٰ کے قدم بقدم چلیں گے۔ یعنی ان کے رنگ میں ہو جائیں گے۔ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ۔ یہ پیشگوئیاں ایسی ہیں۔ جن کے پورا ہونے کا جمہور مسلمانوں کو اعتراف ہے۔ غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں مسلمانوں کے تفرقہ۔ انتشار اور گمراہی کی خبر دی تھی۔ وہاں یہ بھی بتایا تھا۔ کہ مسلمانوں میں ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ جو دوسروں کو راہ راست پر لانیکے لئے کوشش کرے گا۔

مسلمانوں کے بہتر ۷۲ فرقے

عام مسلمانوں کی حالت کا موازنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام ان میں روح اسلامی نہیں رہی۔ صرف جسد بے روح باقی ہے۔ اب اس فرقہ کی تلاش باقی ہے۔ جو حسب فرمان رسول کریم ناجی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تفترق امتی علے ثلاث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا واحدۃ۔ امام بیہقی نے حضرت ابن عمرؓ سے بیان کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک زمانہ آئے گا۔ جبکہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ اور وہ سب جہنمی ہونگے۔ سوائے ایک فرقہ کے۔ ان بہتر کو میرے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا۔ میری جماعت اور میرا فرقہ ما انا علیہ واصحابی (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۸۹) کا مصداق ہوگا

قرآن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہتر فرقے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان حجج الکرامہ ص ۳۸۲ پر لکھتے ہیں۔ پس حقیقت دریں وقت منحصر در ایشاں است۔ ومقلدین ائمہ اربعہ وظاہر واہلحدیث ایشاں اند۔ یعنی حقیقت میں وہ فرقے پورے ہو چکے ہیں۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ وہابی سب انہیں میں سے ہیں۔ اسی طرح بزعم خود ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو ناجی خیال کرتا ہے اور دوسرے کو جہنمی سمجھتا ہے۔ کل حزب بما لدیھم فرحون

خدا تعالیٰ کا وعدہ

خدا تعالیٰ نے سورۂ نور میں وعدہ فرمایا ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم اس وعدہ کی تفسیر اس حدیث نبوی سے بخوبی ظاہر ہے۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (مشکوۃ باب العلم) کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث کیا کریگا۔ جو ان کے لئے دین کو تازہ کریگا۔ امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ تنبیہ میں لکھا ہے۔ کہ حافظان حدیث نے اس حدیث کے صحیح ہونیکی نسبت اتفاق کیا ہے۔ حافظ ابن حجر۔ ملا علی قاری۔ علی متقی۔ لوٗ حاکم نے مستدرک میں بیہقی نے معرفتہ میں ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ہر صدی کے مجدد

اول قرآن سے پھر حدیث سے ثابت ہو جانیکے بعد ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تیرہ سو سال سے ہر زمانہ میں ہر صدی میں متواتر مجدد آتے رہے ہیں۔ اور اسی حدیث کے مطابق ہر صدی کے شروع میں اپنے مجدد ہونیکے دعوے کرتے رہے ہیں چنانچہ امام احمد حنبل نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو پہلی صدی کا مجدد اور امام شافعی کو دوسری صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔ امام سیوطی نے آٹھویں صدی تک مجددین کا ذکر کیا ہے۔ اور خود امام سیوطی نے نویں صدی کا مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سچا اور ناجی فرقہ وہی ہے جس میں خلفاء اور مجدد ہوئے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ من یجدد لھا دینھا مجدد صحیح اور تازہ دین پیش کرے گا۔ لہٰذا وہی فرقہ صراط المستقیم پر ہو سکتا ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ کا خلیفہ اور مجدد ہو۔

بعض مجددین کے دعویٰ امثال کے طور پر

اکثر ناواقف مسلمان کہہ دیتے ہیں۔ کہ مجددین اپنے دعویٰ کا اعلان نہیں کرتے۔ مگر ہمارے ہی ملک میں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے مکتوبات دوم مکتوب ۴ میں اپنے دعویٰ کو بڑے زور سے باین الفاظ پیش کیا۔ "ایں علوم مقتبس از مشکوٰۃ انوار نبوت اند۔ علیٰ اربابہا الصلوۃ والسلام بعد از تجدید الف ثانی بہ تبعیت وراثت تازہ گشتہ اند و بطراوت ظہور یافتہ۔ صاحب ایں علوم و معارف مجدد ایں الف است" حضرت احمد شاہ ولی اللہ مجدد صدی دواز دہم اپنی کتاب تفہیمات الہیہ میں اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ باین الفاظ پیش کرتے ہیں "جب دورہ حکمت انتہا تک پہنچ گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے خلعت مجددیت سے سرفراز فرمایا۔ اور جب حقانیت کا خلعت مجھے پہنایا گیا۔ تو میں بادیہ حیرت میں سرگرداں تھا۔ کہ میں کیونکر مجددیت کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونگا"

مجددین کے دعوے صدی کے شروع میں

(۱) حضرت مجدد الف ثانی صاحب دفتر دوم مکتوب ۴ میں لکھتے ہیں۔ بدانند کہ بر سر مائۃ مجددے گذشتہ است" (۲) حضرت احمد شاہ ولی اللہ شاہ صاحب اپنی کتاب ازالۃ الخفار کے ص ۷۲ پر لکھتے ہیں۔ "خبر داد از آنکہ بر رأس ہر مائۃ مجدد پیدا خواہد شد و ہمچناں واقع شد (۳) حضرت سید اسمٰعیل شہید دہلوی اپنی کتاب منصب امامت ص ۴۵ پر لکھتے ہیں۔ وقال النبی علیہ السلام ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علے راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ (۴) تذکرۃ الاولیاء کے ص ۵۰۲ پر حضرت ابو الحسن خرقانی فرماتے ہیں۔ " ہر سو سال کے بعد ایک مرد رحم مادر سے نکلتا ہے۔ جو حق تعالیٰ کی یگانگی پہچانتا ہے"۔

مسیح موعود کی ضرورت

اس زمانہ میں دیکھنا یہ ہے۔ کہ کونسی جماعت اسلام میں حقیقی اسلام کی علمبردار ہے۔ اور کیا واقعی مجدد وقت کا ظہور ہو چکا ہے۔ یا انتظار میں ہی تمام امیدیں خاک میں مل جائینگی۔ مسلمانوں میں ہر فرقہ اپنے آپ کو ناجی قرار دیتا ہے۔ اور دوسرے تمام فرقوں کو عقائد اور اعمال باطلہ پر تصور کرتا ہے۔ اب شناخت کس طرح سے ہو سکے۔ کہ کونسا فرقہ راہ ہدایت پر ہے اور تمام مذاہب کے واسطے حَکَم کا کام دیتا ہے۔ کلام مجید ہی اس کا فیصلہ کرے گا۔ کہ کونسی جماعت صحابہ کرام کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ چونکہ موجودہ زمانہ دجالی اور صلیبی زمانہ کہلاتا ہے۔ اور یہی مسیح موعود کی آمد کا زمانہ کہلا سکتا ہے۔ جس کا کام یکسر الصلیب دکھاری بتایا گیا ہے۔ چنانچہ حجج الکرامہ ص ۴۳۲ میں لکھا ہے۔ کہ نصاریٰ قرب قیامت کے نزدیک اکثر زمین کے حاکم ہوں گے۔ پھر لکھا مصداق ایں خبر از مدت یکصد سال۔ بلکہ زیادہ در عالم موجود و مشہود است۔ نیز شاہ رفیع الدین صاحب نے رسالہ جزیہ میں لکھا ہے۔ چوں جملہ علامات ظاہر شوند و قوم نصاریٰ غلبہ کنند بر ملکہا بسیار متصرف شوند" چنانچہ وہ امت جسکے فرض تمام دنیا کو اسلام میں داخل کرنا لگایا گیا تھا۔ ان میں سے ہزاروں توحید کا سہرا اس سے اتار تثلیث کا طوق گردنوں میں ڈال چکے ہیں۔ کبھی وہ زمانہ تھا جبکہ محض اعمال ہی سے غیر مسلموں کا دل تسخیر ہو جاتا تھا۔ اور دشمنان اسلام خود بخود گرویدہ ہو کر حلقہ اسلام میں داخل ہو جاتے تھے۔ آج ایسا کیوں نہیں؟ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں خود وہ اسلامی زندگی موجود نہیں۔ جو دوسروں کے لئے جاذبیت کا کام دے سکے۔ عبد الحق پادری عبد الحق نہ بن سکتا۔ اور نہ ہی سلطان محمد پادری سلطان کہلاتا۔ یہ عقائد اپنے اندر لیظھرہ علے الدین کلہ کا کمال رکھتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

کتب حضرت مسیح موعودؑ کا امتحان

امسال امتحان کتب حضرت مسیح موعود کیلئے کشتی نوح اور شہادت القرآن مقرر ہے جن دوستوں نے امتحان دینے کیلئے نام لکھایا ہے انکی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ۲۹ر نومبر ۱۹۳۱ء بروز اتوار امتحان کی تاریخ مقرر کی گئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمدن اسلام

سود کی تباہ کاریاں

اسلامی تعلیم کی پیروی میں ہی امن ہے

اسلام کی تعلیم ایک ایسی علیم و خبیر ہستی کی طرف سے ہے جس کی ماضی حال اور مستقبل تمام زمانوں پر نظر ہے۔ اس لئے اس کی خلاف ورزی سے بظاہر خواہ کس قدر فوائد حاصل ہوتے کیوں نہ نظر آئیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا انجام تباہی اور ایسی خوفناک تباہی ہوتا ہے۔ کہ دیکھ کر انسان کے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔

سود اور اسلام

اسلام نے سود حرام قرار دیا ہے۔ اور نہایت سختی سے اس کی ممانعت کی ہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں اسے تجارت کا ایک جزو لاینفک سمجھا جاتا ہے۔ اور بعض کوتاہ بین اور عاقبت نااندیش لوگ ممانعت سود کو ایک غلطی سمجھتے ہیں۔ جس نے مسلمانوں کو ایک نقصان عظیم میں مبتلا کر رکھا ہے۔ حتیٰ کہ بعض مغرب پرست مسلمان بھی اپنی کم فہمی کی وجہ سے اسی غلط فہمی کا شکار ہو رہے ہیں۔ لیکن واقعات اور تجربہ کی روشنی میں اگر دیکھا جائے۔ تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ گو سودی تجارت بادی النظر میں نہایت خوشنما اور دلفریب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس کی تباہ کاریاں اور مضرتیں اس قدر وسیع اور عالمگیر ہیں۔ کہ ان کے پیش نظر یہ منافع اور فوائد کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتے۔

بنکنگ سسٹم کے نقصانات

سودی کاروبار پر تجارت کی سب سے بڑی ایجنسی بنکنگ سسٹم ہے۔ جو بظاہر ایک نہایت منفعت بخش طریق تجارت ہے۔ لیکن جس وقت کوئی بنک فیل ہوتا ہے۔ اس وقت ہی صحیح طور پر اس کے نفع یا نقصان کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ستمبر کے آخری ہفتہ کے ایام بنکوں کے لئے نہایت نازک تھے۔ بنک آف انگلینڈ سے امریکہ اور فرانس کے اپنا سونا نکلوا لینے سے۔ جو صورت حالات پیدا ہو گئی۔ اور دنیا کی اقتصادی حالت پر اس کا جو اثر ہوا۔ وہ ایسا خوفناک تھا۔ کہ اگر نہایت تدبر اور دانشمندی کے ساتھ اس کا مقابلہ نہ کیا جاتا۔ تو یقیناً دنیا کا تمام کاروبار تباہ ہو جاتا اور صنعت و حرفت کو سخت نقصان پہنچتا۔

پیپلز بنک کی ناکامی

اس تباہ کن آندھی کے دور میں اگرچہ کئی ایک بنک فیل ہو کر تباہی کا موجب ہو چکے ہیں۔ اور اپنے ساتھ ہی ہزاروں انسانوں کو تباہ کر چکے ہیں۔ لیکن ان میں سے صرف ایک کی تباہی خیز داستان کا ایک حصہ ہم آریہ اخبار "پرتاپ" کی زبانی بیان کرتے ہیں۔ تا ناظرین اندازہ کر سکیں۔ کہ جس چیز کو اس وقت دنیا میں نہایت ہی ضروری اور مفید خیال کیا جاتا ہے۔ وہ خلاف اسلام ہونے کی وجہ سے کس درجہ تباہ کن اور خوفناک ہے۔

امانتداروں کے مصائب کی دلدوز داستان

پرتاپ ۲ر اکتوبر لکھتا ہے۔

"لوگوں کے چہروں پر تشویش ہے۔ اور دلوں میں رنج ہے۔ نہ معلوم اس خبر کو سن کر کتنی دیویاں آبدیدہ ہوگئیں۔ اور کتنے اشخاص سر پیٹنے لگے۔ سینکڑوں کیا ہزاروں بچے ہیں۔ جو بنک کے ٹوٹنے سے تباہ ہو جائیں گے۔ کئی وِدھوائیں ایسی ہیں۔ جن کا گذارہ اس بنک میں جمع ان کے روپیہ کے سود پر چلتا تھا۔ اب وہ نان شبینہ تک کو محتاج ہو جائیں گی۔ جن یتیموں کا روپیہ اس میں جمع تھا۔ وہ اب کیا کریں گے۔ اس بنک کی ۷۲ شاخیں تھیں۔ اس کا کل سرمایہ ۴ کروڑ تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ تباہی کس قدر وسیع ہوگی۔ معمولی بنک کا بند ہونا خاص معنی رکھتا ہے۔ چہ جائیکہ اتنا بھاری بنک ٹوٹ جائے۔ اس کا اثر پنجاب کیا سارے ملک کے لئے نہایت ضرر رساں ثابت ہوگا۔ اس حقیقت سے آنکھیں بند کرنا اپنی جہالت کا اظہار کرنا ہے۔"

یہی اخبار اپنی اشاعت ۸ر اکتوبر میں لکھتا ہے۔

"ایک شخص لکھتا ہے کہ ساری عمر میں ایمانداری کی کمائی سے صرف سترہ سو روپے جمع کئے۔ ان میں ایک پائی حرام کی نہ تھی۔ اس کے سود سے میرا اور میری بیوی کا جوں توں گذارہ ہو رہا تھا۔ اب کیسے گذارہ کرونگا۔ نہ بال ہے نہ بچہ۔ نہ گھر ہے نہ بار۔ سوائے اس سترہ سو روپیہ کے جو بنک میں جمع ہے۔ ایک پائی میرے پاس نہیں۔"

"اس قسم کے ایک نہیں کئی خطوط میرے پاس آئے ہیں میرا دل بیٹھ جاتا ہے۔ جب میں نہایت درد انگیز لہجہ میں یہ سوال سنتا ہوں کیا ہمارا روپیہ ہمیں مل جائیگا۔"

پھر لکھتا ہے۔

"ڈاکٹر لوگ شاید محسوس نہیں کرتے۔ کہ بنک کے بند ہونے سے لوگوں کو کس قدر تکلیف پہنچ رہی ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جن کے لڑکے اس وقت انگلستان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کا روپیہ بنک میں بند ہے۔ انہوں نے اپنے لڑکوں کو ولایت بھیجا تھا تو اس خیال سے کہ وہ بنک سے روپیہ لے سکیں گے۔ اب ان کے لئے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کا معاملہ ہے۔ نہ انہیں واپس بلانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور نہ انہیں وہاں رکھنے کی۔ ایک نوجوان میرے پاس آیا۔ اس وقت وہ لاہور کے ایک کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس کا باپ اس وقت اس سنسار میں نہیں ہے۔ ہاں ماتا ہے۔ بہن اور بھائی ہیں۔ آٹھ اشخاص کا بوجھ اس کے سر پر ہے۔ اس کا انیس ہزار روپیہ بنک میں جمع ہے۔ اسے کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کہ اتنے بڑے پریوار کا گذارہ کیسے چلائے۔ جب کہ وہ خود بھی ایک ودیارتھی ہے۔ لیکن میرے خیال میں سب سے زیادہ دردانگیز مثال لاہور کے ایک نوجوان کی ہے۔ جس نے پیپلز بنک کے بند ہوتے ہی چھت سے گر کر جان ختم کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت اسے روک لیا گیا۔ اور ساری رات اس کے کچھ رشتہ دار اس کے پاس رہے۔ تاکہ وہ کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے۔ اس کا سوال یہی تھا۔ کہ میرے پاس جو کچھ تھا۔ وہ تو بنک کی نذر ہو گیا۔ اب اپنے گھر کا گذارہ کیسے کرونگا۔" (۱۹ر اکتوبر)

سود خواروں کی سنگدلی کی مثالیں

اسلام نے سود کی ممانعت کرنے میں جو مصلحتیں اور حکمتیں رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ سود خواری کے عادی لوگوں کے دلوں سے رحم و ہمدردی کے جذبات بالکل دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سخت مصیبت اور تکلیف کی حالت میں بھی بنی نوع انسان بلکہ اپنے ہم قوم و ہم مذہب لوگوں کی طرف دست اعانت بڑھانے کے جذبہ سے کلیتہً عاری ہوتے ہیں۔ اسی کی تصدیق کے لئے بھی "پرتاپ" نے ایک نہایت بین اور واضح مثال پیش کی ہے۔ لکھتا ہے

"وہی نوجوان جس کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے پیپلز بنک لاہور کے دفتر میں گیا۔ وہ وہاں بہت رویا اور چلایا۔ ایک صاحب کو جن کا نام دینے کی ضرورت نہیں۔ اس کی حالت پر رحم آیا۔ اور کہا۔ کہ اگر روپیہ کے دس آنے لینا چاہو۔ تو میں اسی وقت تمہاری امانت خریدنے کو تیار ہوں۔"

اس کی اور مثال سنیئے۔ "ایک شخص نے جس کا چودہ ہزار روپیہ جمع ہے بنک کے ایک قرضدار کو لکھا۔ کہ اگر آپ مجھے پرونوٹ لکھدیں۔ تو میں حسابِ ہنڈی دونگا۔ کہ میں نے اپنا قرض وصول کر لیا۔ اس قرضدار نے جواب میں لکھا۔ کہ مجھے بنک کی امانتیں سولہ آنہ فی روپیہ پر مل رہی ہیں۔ میں تمہیں سولہ آنے کیوں دوں۔ گویا ایک تو بنک سے اپنے قرض لے رکھا ہے۔ اور اس کی بروقت عدم ادائیگی کی بدولت ہی وہ دم توڑ رہا ہے۔ اور اب آپ قرض کی ادائیگی کے لئے چار آنہ فی روپیہ کمیشن مانگتے ہیں۔" یہ ہے سود خواروں کی سفاکانہ ذہنیت

اسلامی تعلیم کی مقبولیت

ان دردناک مصائب اور سود خواری کے نتیجہ میں پیدا شدہ ایسی سنگدلی اور سفاکانہ ذہنیت سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ بنکنگ سسٹم دنیا کے لئے کس قدر تباہ کن ہے۔ بے شک دوسرے طریقوں سے بھی لوگوں کے اموال کا نقصان ہو جاتا ہے۔ لیکن بنکنگ سسٹم کے فیل ہونے پر تباہی عالمگیر اور بہت زیادہ وسیع ہوتی ہے۔ اور یک لخت ہزارہا ہمدرد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی تبلیغی رپورٹ

از ۱۶ ستمبر ۱۹۳۱ء لغایت ۳۰ ستمبر ۱۹۳۱ء

آنریری مبلغین

حافظ مبارک احمد صاحب نے بھیرہ - خوشاب - چوہا سیدن شاہ - کھیوڑہ - دوالمیال کا ایام رخصت میں تبلیغی دورہ کیا - خوشاب اور چوہا سیدن شاہ میں متعدد لیکچر دئے - ایک مولوی صاحب سلسلہ کے قریب آگئے ہیں۔

مولوی فضل الرحمٰن صاحب سامانہ نے ایام زیر رپورٹ میں ۵ دیہات کا تبلیغی دورہ کیا - جن میں انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی - خاص شہر پٹیالہ میں پانچ لیکچر مختلف مضامین پر دئے خاص سامانہ میں دو پبلک لیکچر دئے - نیز اہل سنت و الجماعت لوگوں کی خواہش پر شیعوں سے مناظرہ کیا شیعوں کی طرف سے مولوی سید محمد رضا صاحب رضوی مناظر تھے اس مناظرہ میں اہل سنت والجماعت کا احمدی مناظر کامیاب رہا - جس سے پبلک پر ہماری جماعت کا اچھا اثر ہو رہا ہے :-

تبلیغی اجتماعات

رہتاس ضلع جہلم میں ۲۵ - ۲۶ ر ستمبر کو جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوا - جس میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے قریباً دو ہزار کے مجمع میں کامیاب لیکچر دیا -

پنڈوری ضلع جہلم میں ۲۸ - ۲۹ ر ستمبر ۱۹۳۱ء کو جلسہ ہوا جس میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے پر معارف تقریر کی تعداد سامعین ۴۰۰ کے قریب غیر احمدی پبلک پر اچھا اثر رہا -

قادیان راجپوتاں ضلع گورداسپور میں ۲۴ - ۲۵ ر ستمبر ۱۹۳۱ء کو مولوی محمد سلیم صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب بھیجے گئے - ۲۴ ر ستمبر کو غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی عزیز الدین صاحب مناظر تھے - اور احمدیوں کی طرف سے شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مناظر نے وفات مسیح پر قابلیت کے ساتھ مناظرہ کیا - ۲۵ ر ستمبر کو مولوی محمد سلیم صاحب نے ختم نبوت و صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عمدگی سے مناظرہ کیا - پبلک پر اچھا اثر رہا - اور کئی غیر احمدیوں نے اسی وقت احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھی -

کلانور ضلع گورداسپور میں ۲۲ لغایت ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء مولوی محمد نذیر صاحب اور ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل اور ظلا سفر دین صاحب نے صداقت احمدیت پر تقریریں کیں -

اکاڑہ ضلع منٹگمری میں ۲۸ - ۲۹ ستمبر ایک مناظرہ ہوا - جس میں احمدی جماعت کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب نے ایسی قابلیت کے ساتھ مناظرہ کیا - کہ غیر احمدی پبلک پر بہت اچھا اثر رہا - اور غیر احمدیوں کے مولوی محمد ابراہیم صاحب کو بھی مولوی محمد سلیم صاحب کی تعریف کرنی پڑی :-

بسراواں ضلع گورداسپور میں ۲۷ ر ستمبر کو جلسہ ہوا - پہلی تقریر شیخ مبارک احمد صاحب نے وفات مسیح پر کی - دوسری تقریر مولوی محمد نذیر صاحب نے مسئلہ ختم نبوت پر کی تیسری تقریر مولوی عبدالسلام صاحب عمر نے صداقت مسیح موعود پر کی چوتھی تقریر جناب میر قاسم علی صاحب نے کی - جو احمدیت کے اعتراضات کے جوابات پر تھی - :-

ہرسیاں ضلع گورداسپور میں ۳۰ ستمبر ۱۹۳۱ء کو جلسہ ہوا - جس میں مولوی محمد صادق صاحب نے تقریر کی -

بعض جماعتوں کی تبلیغی کارگذاریاں

ایام زیر رپورٹ میں چوبیس جماعتوں کی طرف سے ماہواری تبلیغی رپورٹیں پہنچی ہیں - ان میں سے بعض کا خلاصہ درج ذیل ہے - :-

سیالکوٹ :- مکرمی چوہدری محمد حسین صاحب پنشنر نائب ناظم تبلیغ کی رپورٹ ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں ۲۱۵۵ دیہات ہیں جن کے ۵۲۳ حلقہ جات انصار اللہ بنائے گئے ہیں - مگر کام کرنے والے انصار اللہ صرف ۳۴۶ ہیں - مزید انصار اللہ کی ضرورت ہے :-

نائب ناظم صاحب نے سکرٹریان تبلیغ اور انصار اللہ کے کام کا ملاحظہ کرنے کی غرض سے ۴۱ دیہات کا دورہ کیا - اور کام کے متعلق ہدایات دیں - چوہدری صاحب خدمت سلسلہ کے لئے درد مند دل رکھتے ہیں - :-

اوڑ ضلع جالندھر - حکیم محمد حسین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ اوڑ ضلع جالندھر لکھتے ہیں - ۱۶ ر ستمبر کو اس جگہ جلسہ ہوا - سامعین میں ہندو مسلمان اور اچھوت اقوام کے لوگ بھی شامل تھے - مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے اسلام کے آنے کی ضرورت اور اسلام کے احسانات دیگر مذاہب پر موثر پیرایہ میں تقریر کی - سامعین اچھا اثر لے کر گئے :-

مونگ ضلع گجرات :- سید حیدر شاہ صاحب سکرٹری اطلاع دیتے ہیں جماعت احمدیہ کا پانچواں تبلیغی سالانہ جلسہ ۱۸ ، ۱۹ ستمبر ۱۹۳۱ء کو ہوا - مولوی ظہور حسین صاحب ناظم تبلیغ نے احمدیہ جماعت کے عقائد اور ختم نبوت - صداقت حضرت مسیح موعود پر لیکچر دئے جو پسند کئے گئے - :-

ہوشیارپور - چوہدری عبدالسلام صاحب نائب ناظم تبلیغ نے ۱۷ مواضعات کا تبلیغی دورہ کیا - اور تنظیم کی -

نوٹ :- میں رپورٹ ہذا کی مندرجہ بالا دو سطریں پڑھ رہا تھا - کہ مجھے خبر ملی کہ ابھی تار پہنچا ہے کہ چوہدری صاحب موصوف فوت ہو گئے ہیں - اناللّٰہ وانا الیہ راجعون :- اس اچانک اور غمناک خبر کا صدمہ میرے دل پر نہایت گہرا ہوا اور میرے آنسو پھوٹ پڑے بوجہ اس تعلق کے جو چوہدری صاحب مرحوم نے میدان تبلیغ میں کمال اخلاص اور تن دہی اور پیدل سفروں کی تکلیف برداشت کر کے نظارت ہذا کے ساتھ پیدا کیا تھا - بلا ریب میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ مرحوم کو تبلیغ احمدیت کا ذکر اور اہتمام اس نظارت کے کارکنوں سے کسی طرح بھی کم نہ تھا - بلکہ ان کا جوش کچھ بڑھا ہوا معلوم ہوتا تھا - پرسوں مجھے اطلاع دیتے ہیں - کہ ان کا پاؤں زخمی ہو گیا ہے اور اب وہ لاچار بستر پر پڑے ہیں - تین ماہ کی رخصت دی جائے - فلاں صاحب ان کے قائمقام ہوں گے مگر یہ علم نہ تھا - کہ وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو رہے ہیں - اناللّٰہ وانا الیہ راجعون - کیا کاشتکاروں کی زمین میں کوئی ان کا جانشین میدان تبلیغ میں کھڑا نہ ہو گا - میرے وہ بازو تھے - جو نہ معلوم کب ملے - (زین العابدین ولی اللہ)

ہریح ضلع جالندھر :- تعداد انصار اللہ ۵ ہے - ۲ جلسے کئے - ۸ دیہات میں تبلیغ کی -

بھینی شرق پور ضلع شیخوپورہ :- تعداد انصار اللہ ۱۲ ہے ۳ جلسے کئے - ۷ دیہات میں تبلیغ کی گئی -

سنور ریاست پٹیالہ - مولوی محمد حسین صاحب نے ۱۲ تا ۲۵ ستمبر جماعت کی تربیت کے متعلق تقریریں کیں :-

بنگہ ضلع جالندھر :- ۲۲ ر ستمبر کو جلسہ ہوا - مہاشہ محمد عمر صاحب نے تقریر کی :-

میانوال ضلع جالندھر :- مباحثہ ہوا - ۵۰۰ اشخاص کو تبلیغ سلسلہ حقہ ہوئی :-

سیھوماں وڈالہ ضلع امرتسر :- ۲ انصار اللہ ہیں - صرف ایک گاؤں میں تبلیغ ہوئی -

لنڈی کوتل - سرحد :- تعداد انصار اللہ تین ہے - صرف لنڈی کوتل زیر تبلیغ رہا -

اوکاڑہ ضلع منٹگمری :- ایک شاندار مناظرہ کے ذریعہ پبلک کو تبلیغ کی گئی -

سیدوالہ ضلع شیخوپورہ :- ۱۱ انصار اللہ کام کر رہے ہیں ہر مہینہ ۴ جلسے ہوتے ہیں - انصار اللہ کو وفات مسیح - صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صداقت اسلام مسئلہ معراج ان مضامین پر لیکچر دینے کے لئے ٹرینڈ کیا گیا -

301
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجنالہ ضلع امرتسر:۔ تعداد انصار اللہ ۲۲ ہے۔ دو جلسے ہوئے۔ وفات مسیح ناصری کے مضمون میں انصار اللہ کو ٹریننگ دیا گیا ؛

ہردوروال ضلع گورداسپور:۔ ۶ مواضعات زیر تبلیغ رہے آئندہ ۸ جگہ ۴۔ انصار اللہ تبلیغ کر رہے ہیں۔

کپورتھلہ:۔ قاضی منظور احمد صاحب لکھتے ہیں۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۱ء کو مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل اس جگہ تشریف لائے۔ ۹ بجے رات کو خصوصیات اسلام پر لیکچر ہوا۔ حاضرین کافی تعداد میں تھے۔

مری ضلع راولپنڈی:۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب جاکی لکھتے ہیں۔ ان ایام میں مری کے علاوہ ۳ اور مقامات میں تبلیغ مسلسل ہوئی۔

نواں پنڈ بیلداراں۔ مولوی محمد تقی صاحب جنرل سیکرٹری لکھتے ہیں۔ کہ ان ایام میں ۱۰ دیہات اور ایک قصبہ میں ایک نظام کے ماتحت تبلیغ کی گئی ؛

ہرسیاں ضلع گورداسپور:۔ تعداد انصار اللہ ۹ ہے۔ چار گاؤں میں تبلیغ ہوتی رہی۔ ایک کامیاب مناظرہ ہوا۔

رائے پور ضلع سیالکوٹ:۔ تعداد انصار اللہ ۱۰ ہے۔ ۶ گاؤں زیر تبلیغ رہے۔

کیمبل پور:۔ اس ضلع کے نمائندگان نے باہمی مشورہ سے سارے ضلع کے لئے تبلیغی نظام تجویز کر کے بھیجا ہے۔ جو منظور کر لیا گیا ہے۔

چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور:۔ ۱۰ انصار اللہ ۳ دیہات میں تبلیغ کرتے رہے۔

بھٹی وال ضلع گورداسپور۔ ۶ انصار اللہ نے ۳ دیہات میں تبلیغ کی ؛

امرتسر خاص:۔ جماعت انصار اللہ امرتسر تندہی سے کام کر رہی ہے۔ جس کا مجھے ذاتی علم ہے۔ مگر سیکرٹری صاحب رپورٹ دینے میں سست ہیں۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا جماعتوں کے کام کی جو رپورٹ اوپر درج ہے۔ وہ درحقیقت ماہ اگست کی ہے۔ جو ستمبر کے آخری نصف میں پہنچی تھی اس سے پہلے ۳۴ جماعتوں کی رپورٹیں شائع کی جا چکی ہیں۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ۵۵ جماعتیں انصار اللہ کا کام کرنے لگ گئی ہیں ؛

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

مہتمم تبلیغ حلقہ ملتان

مولوی ظفر محمد خان صاحب جو حلقہ ملتان کے مہتمم تبلیغ تھے بوجہ بیماری رخصت پر قادیان آ گئے ہیں۔ انکی جگہ بطور قائممقام مولوی عبد الاحد صاحب اس حلقہ کے مہتمم تبلیغ ہونگے۔ اس حلقہ میں مندرجہ ذیل اضلاع شامل ہیں۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخان۔ ریاست بہاولپور۔ اس علاقہ کی جماعتیں مولوی صاحب کے ساتھ پورا تعاون کر کے تبلیغی کام کو بہتر صورتیں چلانیکی کوشش کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اچھوت جاتیوں کے نمائندہ ڈاکٹر امبیدکر پر

اظہار اعتماد

۱۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء بروز سوموار احاطہ مائب سکول موچیاں آدی ڈی۔ پریسڈ کلاس سبھا چھاؤنی فیروزپور کے ممبران کی ایک خاص کمیٹی منعقد ہوئی۔ اسبات پر افسوس ظاہر کرنے کے لئے۔ کہ لنڈن میں میناریٹی کمیٹی کے اندر مہاتما گاندہی جی نے سرمایہ دار اونچی ذات کے ہندوؤں کے زیر اثر ہو کر ہماری غریب اچھوت جاتیوں کے حقوق کے سخت مخالفت کی ہے سبھا مذا میں بہت سے ممبر شامل ہوئے۔ اور ذیل کے ریزولیوشنز اتفاق آراء سے پاس ہوئے۔

(۱) چونکہ انڈین کانگرس زیادہ تر سرمایہ دار اونچی ذات کے ہندوؤں کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے مہاتما گاندہی جی بھی قدرتاً انہی سرمایہ دار اونچی ذات کے ہندوؤں سے گھرے ہوئے ہیں۔ اور وہ بھی اکثر انہی سرمایہ دار اونچی ذاتوں کے خاص مفاد کے لئے کام کرتے معلوم دیتے ہیں۔ چنانچہ مہاتما جی نے ہماری اچھوت اقوام کے حقوق کی لنڈن میں سخت مخالفت کر کے اچھوتوں کی طرف اپنی سخت لاپرواہی کا تازہ اور کافی ثبوت بہم پہنچا دیا ہے حالانکہ آپ لنڈن جانے سے پہلے یہ کہہ گئے تھے۔ کہ میں ہندوستان کی غریب پست اقوام کی بہتری کے لئے سوراج چاہتا ہوں۔ اس لئے سبھا مذا اپنے حقوق کی واجب نگرانی کے لئے اب مہاتما جی سے اپنی بہتری کی کوئی آشا نہیں رکھتی۔ علاوہ ازیں مہاتما جی نے آج تک متوسمرتی کے خاص شلوکوں کے برخلاف کوئی سچائی کی آواز واضح طور پر ظاہر نہیں کی اور نہ ہی آپنے ہندو لا کی خاص بے انصافانہ باتوں کی کبھی ترمیم کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب سکھ قوم کے لئے جو ہندوؤں کے زیادہ تر نزدیک ہیں۔ آپ خاص نیابت کی حمایت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تو ہماری غریب مظلوم جاتیوں کے حقوق کی نگرانی کے لئے خاص نیابت کی ضرورت کیوں نہیں سمجھی جاتی۔ خاص کر جب کہ ہم پر اونچی ذات کے ہندوؤں کے مظالم ہزار ہا سالوں سے ہو رہے ہیں ؛

(۲) چونکہ ڈاکٹر امبیدکر ہماری اچھوت اقوام کے خاص حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے بڑی کوشش کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے میناریٹی کمیٹی کے اندر بالکل درست ظاہر کیا ہے۔ کہ ہماری غریب جاتیوں کے سب سے بڑے دشمن اونچی ذات کے ہندو ہی ہیں۔ اور نیز یہ کہ ہماری غریب پست اقوام کے لئے خاص نیابت کی سخت ضرورت ہے۔ ورنہ ہم آئندہ بھی ہمیشہ اونچی ذاتوں کے ویسے ہی غلام بنے رہیں گے۔ جیسا کہ اب ہیں۔ اس لئے سبھا مذا ڈاکٹر امبیدکر کی نمائندگی پر اپنا پورا پورا بھروسہ اور اعتماد رکھتی ہے۔

بہیالرام اسسٹنٹ سیکرٹری آدی۔ ڈی پریسڈ کلاس سبھا چھاؤنی فیروزپور

ریاست جے پور میں مسجد کو مندر بنا دیا گیا

مسلمانوں کی پیہم فریاد پر حکام ریاست نے کچھ توجہ نہ کی۔ دو مسلمانوں کی قربانی بھی حکام کو عدل و انصاف پر مائل نہ کر سکی۔ اور ۷ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو سب جج امیر دوسا سے یہ فیصلہ دیا گیا۔ کہ مسجد کو مسجد نہ سمجھا جائے۔ بلکہ کلیان جی کے مندر کا اس منڈل تصور کیا جائے۔ آہ کیسا دل خراش سماں ہو گا۔ جبکہ اس مقدس مقام میں جہاں پانچ وقت غلغلہ توحید بلند ہوتا تھا۔ اب وہ حیا سوز راس لیلا کے نظارے دکھلائے جائینگے جن پر انسانیت ماتم کرے گی۔ مسلمان ہند و راج کی ان دست درازیوں سے درس عبرت حاصل کریں۔ جلد از جلد منظم ہوں۔ اور اپنے دین و ایمان کو شدھی یلغار سے بچانے کی فکر کریں۔

ہم مسلمانان جے پور سے خصوصاً اور مسلمانان ہند سے عموماً عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ جب تک لال سوٹ کی اکبری مسجد کو جواب مندر میں شامل کر لی گئی ہے۔ پھر سے مسجد نہ بنا لیں۔ چین نہ لیں۔ دو مسلمانوں کی قربانی کو ریاست نے ناکافی سمجھا ہے۔ تو سر بکف اٹھیں۔ اور خانہ خدا کو بتکدہ ہونے سے بچائیں اور اپنی غیرت ملی کے وہ پر امن مظاہرے دکھلائیں۔ جن کے آگے فراعنہ راجپوتانہ ہتھیار ڈال دیں۔ اگر مسلمانوں نے تن آسانی اور سہل انگاری سے کام لیا۔ تو پھر یاد رکھیں۔ کہ انھیں سب کفرستان راجپوتانہ میں اپنے گھروں میں خدا کا نام لینا۔ اور اپنی مسجدوں میں اذان دینا جرم بن جائیگا۔

آئندہ ہم لال سوٹ کی اکبری مسجد کے حالات اور اس کا نقشہ اور فیصلوں کی نقول اشاعت دیگر دکھلائیں گے۔ کہ ہندو ریاستوں میں مسلمانوں پر کیسے عرصہ حیات تنگ ہو رہا ہے۔ اور ان کے دین و ایمان کی دولت پر شدھی کس کس طرح ڈاکے ڈال رہے ہیں۔ اور مسلمان کیونکر اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔

ہم آخر میں راجہ مان سنگھ والی جے پور کو ریاست کی مسلم نوازی قدیمی پالیسی یاد دلا کر ان کے عدل و انصاف سے پر زور اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ توجہ فرمائیں۔ اور مسجد کو مندر بننے سے بچائیں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا۔ تو ان کی ریاست بچ جائے گی۔ ان کی عزت بڑھ جائیگی۔ ورنہ وہ ہونگے۔ اور راجہ بھرتپور کا سا حسرتناک انجام۔ ابھی وقت ہے۔ بھرتپور کی "ب" سے جے پور کا "ج" عبرت حاصل کرے۔ (محمد بہلول خان وانا صدر جمعیۃ افاغنہ)

پتہ مطلوب ہے

مولوی محمد علی صاحب احمدی سابق مدرس چک ۹۹ ضلع سرگودہا کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو۔ تو بہت جلد اطلاع دیں ؛

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیری بچے

از جناب پروفیسر محمد علم الدین صاحب سالک ایم۔ اے (علیگ)

تازہ مردم شماری کی رو سے کشمیر کی آبادی ۳۶۴۶۲۴۳ ہے جس میں چھیانوے فیصدی مسلمان ہیں۔ وہاں کی پیدائش و اموات کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں ہر سال معقول بیشی ہوتی رہتی ہے۔ ان کے ہاں جس قدر زیادہ اولاد ہوتی ہے وہ اسی قدر خوش ہوتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کے ساتھ ویسی ہی محبت و شفقت کرتے ہیں جیسی دیگر ممالک میں کی جاتی ہے مگر ان کے بچے اور ممالک کے بچوں کی طرح شاداں و فرحاں نہیں رہتے۔ لوگ عام طور پر زراعت پیشہ اور نا تربیت یافتہ مزدور ہیں اور مفلوک الحالی کی وجہ سے گھر کے ہر آدمی کو کچھ نہ کچھ مزدوری کرنی پڑتی ہے۔ تاکہ سب گھر والوں کی شکم پری ہو سکے:۔

ننھی مخلوق کے فرائض

ہر بچہ جو چلنا پھرنا سیکھ جاتا ہے زندگی کی دوڑ میں شریک کر لیا جاتا ہے۔ کاشتکاروں کے بچے کھیتی باڑی کے کام میں اپنے باپ کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ دیہاتی زندگی میں کئی امور ایسے ہوتے ہیں جو خدا کی اس ننھی مخلوق کے نازک ہاتھوں سے ہی سرانجام پذیر ہوتے ہیں۔ مویشیوں کے ریوڑ چرانا اور ان کی نگہداشت کرنا۔ پن چکیوں کی حفاظت اور والدین کے لئے کھانے لے جانے کا کام ایسے فرائض ہیں جو بچوں کے بغیر صورت پذیر ہی نہیں ہو سکتے۔ جو بچے عمر میں ذرا بڑے ہوتے ہیں وہ طرح طرح کی محنت و مشقت کرتے ہیں۔ اگر ان کا گاؤں سری نگر کے نزدیک ہو۔ تو وہ علی الصباح ریاست کے ریشم خانے میں آتے ہیں۔ اور نہایت قلیل مزدوری پر سخت سے سخت اور ذلیل سے ذلیل کام کرتے ہیں۔ مگر ان تمام امور کے باوجود ان کی حالت اچھی نہیں۔ وہ نہایت بری طرح سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان تمام نعمتوں سے محروم ہیں۔ جو معمولی سے معمولی علاقوں میں نہایت آسانی سے میسر آسکتی ہیں:۔

کشمیری دیہات میں کوئی سوسائٹی نہیں

کشمیری دیہات میں عوام کی دلچسپی اور شغل کے لئے کوئی سوسائٹی نہیں۔ اور نہ ہی حکومت کشمیر ایسا کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ لوگ عام طور پر شادی بیاہ کے موقع پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ یا کبھی کبھی کسی بزرگ طریقت کے عرس پر ایک خاص وقت کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر اس قسم کے اجتماعات ان کی روزانہ زندگی پر کسی قسم کا اثر نہیں ڈال سکتے۔ بچوں کو ایسے مواقع کی خوشی تو ہوتی ہے۔ مگر یہ خوشی چند ساعتوں تک محدود ہوتی ہے۔ جس کا اثر چشم زدن میں زائل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان موقعوں پر کوئی ایسے کھیل تماشے اور ورزش کے کرتب نہیں دکھائے جاتے۔ جو بچوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کر سکیں۔

مردانہ کھیلوں کی بندش

ڈوگرہ راج سے پیشتر سری نگر اور اس کے مضافات میں بچوں کو مردانہ کھیلوں کی ترغیب دی جاتی تھی۔ انہیں نشانہ بازی۔ سنگ اندازی اور اچھل کود وغیرہ جبری طور پر سکھایا جاتا تھا۔ مگر مہاراجہ گلاب سنگھ نے اسے بند کرا دیا۔ کیونکہ وہ یہ گوارا نہیں کرتا تھا کہ اس کی کشمیری رعایا جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ مردانہ اوصاف کی حامل ہو۔ تاہم سری نگر اور اس کے مضافات میں بعض بعض معمولی کھیلیں اب بھی کھیلی جاتی ہیں۔ لیکن یہ بات بے حد افسوسناک ہے۔ کہ کشمیری بچے نہایت شرمیلے ہوتے ہیں۔ بسا اوقات اس امر کی کوشش کی گئی۔ کہ درختوں یا جھاڑیوں کے پیچھے چھپ کر ان کی دلچسپیوں اور کھیل کود کا حظ اٹھایا جائے۔ مگر جونہی انہیں اس بات کا علم ہوتا۔ کہ کوئی شخص خفیہ طور پر ان کی نگرانی کر رہا ہے۔ وہ فی الفور ادھر ادھر منتشر ہو جاتے۔

دلپسند مشغلہ

ان کا دلپسند مشغلہ یہ ہے۔ کہ چند بچے کسی کھلے میدان میں جمع ہو جاتے ہیں۔ دائرہ باندھتے ہیں۔ اور باری باری ایک ایک کنکر اس دائرہ کے مرکز میں پھینکتے ہیں۔ مگر ایسا کرنے سے پیشتر وہ ایک لڑکے کی آنکھیں بند کر دیتے ہیں۔ اب اس لڑکے کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ بتائے کہ یہ کنکری کس نے پھینکی ہے اور کس سمت سے آئی ہے۔ اگر وہ صحیح لڑکے کا پتہ بتا دے تو اسے اس بات کا حق ہوتا ہے کہ وہ شناخت کردہ کی گردن پر سوار ہو جائے:۔

بزدلی کے اسباب

کشمیری بچے پانی کے ساتھ کھیلنے میں بھی خاص خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ہم نے چند بچے اور بچیاں ایک چھوٹی سی ندی میں کھیلتی ہوئی دیکھیں۔ مگر جونہی ہم ان کے نزدیک پہنچے۔ وہ پانی سے نکل کر اس تیزی سے بھاگے۔ کہ ہمیں خدشہ ہو گیا۔ کہ کہیں وہ پھر پانی میں نہ گر پڑیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ بچے تو درکنار کشمیری نوجوان بھی ایسے ہی شرمیلے اور بزدل ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ گذشتہ نو سو سال سے محکومیت اور استبدادیت کا شکار چلے آرہے ہیں۔ شروع شروع میں تو وہ چار سو برس تک اپنے ہی بھائیوں کے تشدد کا تختہ مشق رہے۔ اس کے بعد اسلامی حکومت اور بالخصوص عہد افغانی میں ان پر وہ وہ مظالم توڑے گئے۔ کہ ان کا تصور کرتے ہوئے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور آخر کار ایک ایسا وقت آیا۔ جب بیگار کا لفظ سن کر ان کی روح کانپ اٹھتی تھی۔ اور وہ بے حس و حرکت مورت کی طرح سرد ہو کر موت کی آرزو کرنے لگتے تھے۔ کشمیریوں کا یہ شرمیلا پن دیکھ کر ان کی بزدلی کے متعلق بہت سی داستانیں یار لوگوں نے تراش رکھی ہیں۔ اور گو ان داستانوں کو اصلیت سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر یہ ان کے صحیح اخلاق پر بدنما دھبہ ہیں۔ اور جب تک وہ اپنے بچوں کی تعلیم اور نوجوانوں کی آزاد تربیت کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔ یہ نسائیت جو ان میں آج کل پائی جاتی ہے۔ کبھی مردانگی سے بدل نہیں سکتی:۔

موجودہ ناقص تعلیم سے بیزاری

اگرچہ کشمیر میں بہت سے سرکاری اور مشنری سکول موجود ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے بہت کم بچے ان میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ان میں تعلیم کا احساس بہت کم ہے۔ دوسرے پنڈت صاحبان ان کے راستہ میں ایسے ایسے روڑے اٹکاتے ہیں۔ کہ ان کے تمام عزائم خاک میں مل جاتے ہیں۔ میرے دوست منشی محمد عبد اللہ صاحب قریشی کا بیان ہے کہ میں نے کئی بچوں کے والدین کو یہ شکایت کرتے سنا ہے۔ کہ نئی تعلیم نے ان کے بچوں کو چور بنا دیا ہے۔ وہ اس طرح کہ جب وہ سکول جاتے ہیں۔ تو ماسٹر انہیں گھر سے انڈے مرغی اور اس قسم کی دیگر چیزیں لانے کی فرمائش کرتے ہیں۔ دو ایک دفعہ تو وہ ماں باپ سے پوچھ کر لے جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ استاد کی مار کے ڈر سے والدین کی نظر بچا کر اڑانا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر تابکے۔ آخر ان کی چوری ظاہر ہو جاتی ہے۔ بس پھر کیا ہے۔ گھر آتے ہیں تو ماں باپ پیٹتے ہیں سکول جاتے ہیں تو استاد جان نکالتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دھوبی کے کتے کی طرح نہ گھر کے رہتے ہیں۔ نہ گھاٹ کے۔ سارا سارا دن آوارگی میں بسر کر کے اپنا وقت اور اخلاق تباہ کر دیتے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے سری نگر کے پرتاپ باغ میں چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو دن کے وقت جوا اور تاش کھیلتے دیکھا۔ پولیس مین کی توجہ اس طرف مبذول کرائی مگر وہ یہ دیکھ کر کہ کھیلنے والے مسلمان بچے ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کرنے اور اپنی رواداری کا ثبوت دینے کے لئے چشم پوشی کر گیا۔ اور انہیں اپنے شغل میں مشغول رہنے دیا۔ یہی وجہ ہے بچے روز افزوں اخلاق کی دولت سے محروم ہو رہے ہیں:۔

مغربی کھیلوں کا رواج

کچھ عرصہ سے سری نگر کے مسلم نوجوانوں نے فٹ بال اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ما کی کی ٹمیں بھی بناتی ہیں۔ مگر غربت وافلاس۔ پنڈتوں کے جبر وتشدد اور حکومت کے غیر ہمدردانہ رویے نے ان چیزوں کو اتنا پنپنے نہیں دیا جتنا انہیں پنپنا چاہیئے تھا۔ کاش کشمیری صاحب ثروت اور صاحب اقتدار قوم مذہبی تعصبات کو بالائے طاق رکھ کر انسانیت کے اولین فرائض کو سمجھیں۔ اور یہ یاد رکھیں کہ آج کے بچے کل کے باپ ہوں گے۔ اور اگر ان کی نشوونما اور تربیت میں کسی قسم کے تعصب سے کام لیا گیا۔ تو یہی بچے کشمیری قوم کے لئے کلنک کا ٹیکہ ثابت ہوں گے دنیا انہیں مسلمانوں یا ہندوؤں کے بچے نہیں کہیگی۔ بلکہ کشمیری بچے سمجھ کر تمام کشمیری قوم کے متعلق ایک غلط اور بری رائے قائم کرلے گی۔ سہ

اک دن ذلیل و رسوا ان کے بھی نام ہونگے ؛؛ اپنی طرح یہ بھی اک دن غلام ہونگے

عید نوروز

کشمیر میں نوروز کے دن جو عموماً بہار کے آغاز میں ہوتا ہے کشمیری بچے بے حد خوش وخرم نظر آتے ہیں۔ اور صرف یہی ایک تیوہار ہے۔ جس دن ہر امیر وغریب اپنی بساط کے موافق حظ اٹھاتا ہے۔ اور بچوں کو زرق برق لباس پہنا کر قدیم شاہی باغات میں سیر کرانے کے لئے لے جاتا ہے۔ مگر ڈوگرا راج کی بدولت آج یہ چیز بھی مفقود ہو رہی ہے۔ کیونکہ حکومت نے ان باغات کے داخلے پر ٹیکس لگا دیا ہے۔ سہ

کشت دل کو نفع پہنچے اشک ایسی چیز ہے
دیدہ گریاں یہ واٹر ٹیکس کی تجویز ہے

تن کی عریانی بہترین لباس ہے

کشمیری بچوں کے متعلق یہ بات بیحد افسوسناک ہے۔ کہ وہ تہ بند کے استعمال سے بالکل ناآشنا ہوتے ہیں۔ اور یہ عادت ان میں اس درجہ راسخ ہو جاتی ہے۔ کہ آخیر عمر تک ان کا ساتھ دیتی ہے چنانچہ اتنی شائستگی کے باوجود بھی کشمیر کی آبادی کا بیشتر حصہ تہ بند کے استعمال سے بے نیاز ہے۔ وہ ایک لمبا سا کرتہ پہنتے ہیں۔ جسے پیرن (پیراہن) کہتے ہیں۔ اور جب انہیں غسل وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے تو نہایت اطمینان سے اسے اتار کر دھڑام سے پانی میں کود پڑتے ہیں۔ اور انسان کے فطری لباس میں غسل کرتے ہیں۔ کاش! کوئی ان ابدی غلاموں کو جو تہذیب ولباس کی جکڑ بندیوں سے آزاد ہونے میں خوشی محسوس کرتے ہیں حقیقی آزادی سے روشناس کرا دے اور یہ بتا دے کہ مصنوعی معنوں سے کھیلنا انسانیت کی انتہائی تحقیر ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ میرے کشمیری بھائی جو خوبصورت بچوں کی نعمت سے مالامال ہیں۔ ہوشیار ہیں لطیف چیزوں سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ محنت ومشقت کرنے اور کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور اپنے اور دوسروں کی زندگی کو بیش بہا بنا سکتے ہیں۔ رونے دھونے اور اپنی برگشتہ نصیبی کا ماتم کرنے کی بجائے اگر تھوڑا سا وقت اپنی اصلاح اور اپنے بچوں کی تربیت میں لگائیں تو ان کی پھوٹی تقدیر بہت جلد راہ پر آسکتی ہے۔ اور وہ قدرت کے شاندار اور نازک عطیوں سے فائدہ اٹھا کر سچی خوشی

اُردو شارٹ ہینڈ

(مختصر نویسی) سیکھئے۔

مسٹر جی۔ ایم۔ مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف۔ حرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا۔ کتاب مجلد وخوبصورت۔ قیمت حصہ اول مبلغ ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک بذمہ خریدار ؛؛

مینجر اُردو شارٹ ہینڈ بکڈپو۔ بٹالہ (پنجاب)

احمدیہ پریس امرتسر

میں لکھائی چھپوائی کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے۔ آزمائش شرط ہے ؛؛

محمد شفیع احمدی مالک احمدیہ پریس امرتسر

الفضل خاتم النبیین نمبر کیلئے دو روپیہ پانچ ... جلد بھیجئے

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں۔ مال دیانتداری سے بھیجا جاتا ہے۔

ہر قسم کے عمدہ ارزاں۔ زنانہ۔ مردانہ کٹ پیس کی گانٹھ مالیتی دو صد روپیہ بغرض تجارت منگوا کر نفع اٹھاؤ۔ ذاتی ضرورت کے لئے پچاس روپیہ کی نمونہ کی گانٹھ منگوا کر اہل وعیال کے کم خرچ بالانشین پارچات بنواؤ۔ قلیل سرمایہ کی بہترین تجارت ہے پردہ نشین مستورات بھی یہ تجارت کر رہی ہیں۔ چوتھائی رقم ہمراہ آرڈر پیشگی آنی چاہیئے۔

امریکہ کی سربند سالم گانٹھیں

موسم آرہا ہے۔ امریکن سربند سیکنڈ ہینڈ کوٹ کی گانٹھوں کا ابھی سے آرڈر بھیجئے۔ ہمارا مال سب سے اعلےٰ نرخ سب سے ارزاں وقت پر آرڈر دینے والوں کو خاص رعایت کرایہ مال گاڑی بالکل معاف لفافہ نرخ طلب کرو ؛؛

برساتی واٹر پروف کوٹ۔ جائے نماز قالین ارزاں نرخ پر منگوائیے

امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

فینسی کٹ پیس

نمبر $\frac{8}{M}$ مخمل بھولدار نہایت اعلیٰ برائے زنانہ سوٹ ہر رنگ فی پونڈ ۱/۳ پونڈ میں ۲½ سے ۳ گز

$\frac{1}{E.C}$ امریکن ریشمی لیڈی ڈریس کلاتھ ہر رنگ نہایت اعلیٰ چیز ہے فی پونڈ آٹھ روپیہ۔ پونڈ میں ۸ گز سے ۹½ گز تک

$\frac{1}{K}$ (گز) سوٹنگ کلاتھ بلجیم میڈ بڑے ٹکڑے فی پونڈ پانچ روپیہ پونڈ میں دو گز برائے عرض

نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ ¼ قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

مینجر دی ٹیگر اینڈ کو پوسٹ بکس ۲۴۲ کراچی

فٹ کئے ہوئے کوٹ

اگر آپ ادنیٰ سرمایہ سے کافی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو فوراً فٹ شدہ کوٹوں کی فہرست طلب کریں ؛؛

مینجر دی ٹیگر اینڈ کو پوسٹ بکس ۲۴۲ کراچی

دھوبی کی ضرورت

راولپنڈی میں ایک احمدی دھوبی کی ضرورت ہے تنخواہ معقول ملیگی۔ درخواستیں معہ سفارش سکرٹری یا امیر جماعت دفتر امور عامہ میں آئیں۔ ؛؛ ناظر امور عامہ قادیان

ضروری اعلان

باہر سے اطلاع آئی ہے۔ کہ دو تین آدمی اپنے آپ کو احمدی اور ڈاکٹر ظاہر کرکے چشمہ بنا کر لوگوں کی آنکھیں اپریشن وغیرہ کرکے خراب کر رہے ہیں اور فیس بھی کافی وصول کرتے ہیں۔ احباب ان سے محترز رہیں۔ ان کے متعلق تحقیقات کی جا رہی ہے۔ بعد میں ان کے نام اور حلیے بھی شائع کر دئے جائیں گے ؛؛

باورچی کی ضرورت

ایک میڈیکل آفیسر کو علاقہ یو۔ پی میں ایک باورچی کی جو انگریزی اور دیسی کھانا پکانے میں ماہر ہو۔ نیز ایک بہرہ کی اور ایک خادم کی بھی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ سفارش سکرٹری یا امیر جماعت دفتر امور عامہ میں آئیں ؛؛ ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— گول میز کانفرنس کے متعلق یہ افواہ مشہور ہوئی تھی۔ کہ دس نومبر کو ختم ہو جائیگی۔ وزیر ہند اور وزیر اعظم نے اس کی تردید کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے کانفرنس کا اجلاس اس وقت تک جاری رہیگا۔ جب تک وہ کوئی مفید کام انجام نہ دے سکیگی:۔

—— لندن سے ۲۰ اکتوبر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ گاندھی جی سے سوال کیا گیا۔ ہندوستانی افلاس کی وجہ برطانی حکومت ہے یا بنیوں کی غارتگری اور والیان ریاست کی فضول خرچی۔ آپ نے جواب دیا۔ ہندوستانی بنئے کا سود برطانوی لوٹ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا برطانی حکومت ایک منظم غارت گری ہے۔ اگر میرے پاس طاقت ہو۔ تو میں بلا توقف والیان ریاست سے ان کے عالیشان قصر چھین لوں۔ اسی طرح نئی دہلی میں برطانی حکومت کے قصر بھی ان کے پاس نہ رہنے دوں۔

—— محکمہ اطلاعات پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ رسول انجنیرنگ سکول کے داخلہ کے لئے امتحان مقابلہ یکم نومبر سے ۵ نومبر تک یونیورسٹی ہال لاہور میں منعقد ہوگا:۔

—— سردار کھڑک سنگھ صاحب سے ایک سال کے لئے پندرہ ہزار کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ چونکہ انہوں نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ اس لئے ایک سال قید کی سزا دی گئی ہے اور گجرات جیل بھیجدیا گیا ہے:۔

—— ٹوکیو سے ۲۱ اکتوبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جاپانی کابینہ وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ جاپان کسی حالت میں بھی جمعیتہ الاقوام سے علیحدہ نہیں ہوگا:۔

—— ۲۲ اکتوبر کو نیو جرسی (امریکہ) میں مسٹر ایڈیسن کا جنازہ اٹھایا گیا۔ خلقت کا بے انداز ہجوم تھا۔ متوفی کو شاہ بلوط کے ایک درخت کے نیچے دفن کیا گیا۔ جو اس کا منظور نظر تھا۔ اور رات کے وقت متوفی کے احترام میں ۱۰ بجے تمام ملک میں روشنی گل کر دی گئی:۔

—— مالٹا سے ۲۲ اکتوبر کا تار مظہر ہے۔ کہ آج جزیرہ قبرس میں بغاوت پھوٹ پڑی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ یونانی قوم پرست پارٹی اس جزیرہ کو یونان کے ساتھ ملحق کرنا چاہتی ہے۔ مگر ترک آبادی اسے سخت ناپسند کرتی ہے۔ مجلس وضع قوانین کے ارکان نے استعفے داخل کر دئے ہیں۔

—— جے پور سے ۲۲ اکتوبر کی خبر ہے کہ مہارانی جے پور کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تین پشتوں میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ والی جے پور کے ہاں ولی عہد پیدا ہوا۔

—— مسلم نیشنلسٹ کانفرنس کے صدر منتخب مولانا ابو الکلام آزاد شامل نہیں ہوئے۔ ان کی بجائے ۲۴ اکتوبر کو ڈاکٹر انصاری لاہور پہونچے۔ شہر کے مسلمانوں نے سٹیشن پر سیاہ جھنڈوں سے استقبال کیا۔ اور انصاری گو بیک کے نعرے لگائے۔ معلوم ہوا ہے۔ والنٹیروں اور بعض مسلمانوں میں معمولی سا تصادم بھی ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں بعض لوگوں کو زخم بھی آئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔ مسلمانوں کے صحیح نمائندے ہم ہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ یہ الزام بالکل غلط ہے کہ ہم ہندوؤں کے غلام یا کانگرس کے پٹھو ہیں۔ گول میز کانفرنس پر ہمیں قطعاً اعتماد نہیں۔ فرقہ وار مسئلے کا حل بغیر ہماری رضامندی کے نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کی طرف سے کشمیر ایجی ٹیشن فضول اور لغو ہے:۔

—— ۲۳ اکتوبر کو مولانا شوکت علی نے ایک خاص انٹرویو کے دوران میں کہا۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ انگریز اور مسلمان متحد ہو کر دنیا میں کارہائے نمایاں کریں۔ یہ دونو اقوام قابل اور شاندار روایات کی حامل ہیں۔ میں خوش ہوں کہ کئی انگریز اس اتحاد کی تحریک کو پسند کرتے ہیں:۔

—— ۲۴ اکتوبر کو دو وفد مہاراجہ سری نگر کے سامنے پیش ہوئے۔ پنڈتوں کے وفد نے کہا۔ اعلیٰ عہدوں پر فرقہ واری کا لحاظ کئے بغیر تقرریاں ہونی چاہئیں۔ ہندوؤں کے نقصانات کی تلافی کی جائے۔ انہیں خاص حفاظت کے لئے اسلحہ دئے جائیں۔ اخبارات۔ تقریر کی آزادی اور نیابت کے بغیر ہی ہم گزارہ کر سکتے ہیں۔ پنڈتوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی اجازت ہونی چاہئے۔ مہاراجہ صاحب نے جواب میں کہا۔ ۱۳ جولائی کے فسادات میں آپ کو جو مصائب پیش آئے۔ مجھے ان کے متعلق گہری ہمدردی ہے۔ آپ ریاست کے اصلی باشندے ہیں۔ جنہوں نے اپنی روایات کو قائم رکھا ہے۔ میری گورنمنٹ تحقیقاتی کمیشن کی تجاویز پر احتیاط سے غور کریگی۔ جوں جوں تعلیم عام ہوتی جائیگی۔ ملازمتوں میں آپ کا وہ حصہ نہیں رہ سکتا۔ جو پہلے چلا آیا ہے۔ مگر کوشش کی جائیگی۔ کہ آپ کے بیکاروں کے لئے کوئی اور صورت نکالی جائے۔ سکھوں کے وفد نے مطالبہ کیا۔ کہ فوج۔ پولیس اور سول میں ۲۵ فیصدی ملازمتیں ہمیں دی جائیں۔ ایک سکھ وزیر ہو۔ مجلس وضع قوانین میں ۲۵ فیصدی سکھ ہوں۔ تمام گوردواروں پر ہمارا قبضہ ہو۔ قانون انتقال اراضی کی تنسیخ۔ اسلحہ جات کی عام اجازت۔ شراب کی بندش اور جموں میں ماہیہ کی تخفیف کی جائے۔ مہاراجہ صاحب نے جواب میں انہیں یقین دلایا۔ کہ فرقہ وار نوعیت کا کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائیگا۔ فوج میں سکھوں کی بھرتی پر غور ہو رہا ہے۔ پولیس میں حال ہی میں وہ کافی تعداد میں لئے گئے ہیں۔ سول میں زیادہ ملازمتوں کے متعلق جلد ہی اعلان کیا جائیگا۔ کیبنٹ میں آپ کی نمائندگی کا سوال مد نظر رکھا جائیگا:۔

—— کہا جاتا ہے۔ ولیعہد حیدر آباد کی شادی سابق خلیفہ سلطان عبد المجید کی لڑکی سے عنقریب ہونیوالی ہے:۔

—— مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی نے ۲۳ اکتوبر کو مسئلہ کشمیر کے متعلق ایک اجلاس کر کے ماتحت کمیٹیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ چونکہ مسلمانان کشمیر کے جو مطالبات کئے ہیں وہ ناکافی ہیں۔ اس لئے جتھے تیار رکھے جائیں۔ جو اطلاع ثانی پر روانہ ہو سکیں:۔

—— حکومت افغانستان نے فنی اور صنعتی ترقی کے سلسلہ میں ایک خیاطی سکول جاری کیا ہے۔ جس میں بیس لڑکوں کو اعلیٰ درجہ کی خیاطی کی تعلیم دی جائیگی۔ نیز ایک قانون کے ذریعہ بیرونی دیا سلائی کی درآمد بند کر دی گئی ہے:۔

—— مسٹر گلینسی جو کشمیر میں سپیشل منسٹر مقرر ہوئے ہیں۔ وہ ۲۲ اکتوبر سری نگر کے لئے روانہ ہو گئے:۔

—— ۲۴ اکتوبر کو کلاں نٹھ مار کیٹ دہلی کے ایک پاخانہ سے دو بم برآمد ہوئے۔ نیز ایک چٹھی ملی۔ جس کی بناء پر ایک سکھ ٹیکسی ڈرائیور کی گرفتاری عمل میں آئی:۔

—— چونکہ مشن کالج لاہور کے ڈائرکٹروں نے ڈاکٹر لوکس کی بحالی پر غور کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ اس لئے طلباء نے پانچ دن کے لئے ہڑتال ترک کر دی ہے۔

—— اکالی دل امرتسر نے مہاراجہ کشمیر کو تار دیا ہے۔ کہ ریفارم تحقیقاتی کمیٹی میں سکھوں کا بھی ایک نمائندہ شامل کیا جائے:۔

—— نئی دہلی سے ۲۳ اکتوبر کی ایک خبر ہے کہ ضلع گڑھوال کے ایک گاؤں میں اچھوتوں کی برات آئی۔ جب ہندوؤں کو یہ معلوم ہوا کہ دولہا پالکی میں سوار ہے۔ تو انہوں نے گاؤں سے باہر ہی برات کا محاصرہ کر لیا۔ اور ۴۸ گھنٹہ تک انہیں وہیں بھوکے پیاسے روکے رکھا۔ اور آخر پولیس نے آکر ان غریبوں کو مخلصی دلائی:۔

—— ۲۳ اکتوبر کو رائٹر کے نمائندہ سے انٹرویو کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا۔ گول میز کانفرنس سے کسی ٹھوس نتیجہ کی توقع نہیں کی جائے گی۔ اگر حکومت نے کانگرس کے دعوے کو منظور نہ کیا۔ تو کانفرنس ناکام رہیگی:۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا:۔